شمارہ نمبر ۲۳

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

مئی / ۲۰۲۲

دو ماہی مجلّہ

الاجماع

* امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰؁ھ) ثقہ، حجت، حافظ الحدیث ہیں۔ [قسط ۶]
* امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) کثیر الحدیث، محدث بلکہ حافظ الحدیث ہیں۔
* امام مالکؒ (م ۱۷۹؁ھ)، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) کے عقائد سے راضی ہو گئے تھے۔
* كشف الحثيث عن إمامة ابی حنيفة فی الأثر و الحديث۔

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

فہرست مضامین

نوٹ:

حضرات! ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ اس رسالہ میں کتابت (ٹائپنگ) کی کوئی غلطی نہ ہو، مگر بشریت کے تحت کوئی غلطی ہو جانا امکان سے باہر نہیں۔ اس لئے آنحضرات سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ کتابت کی کسی غلطی پر مطلع ہوں تو اسے دامن عفو میں چھپانے کی بجائے ادارہ کو مطلع فرمادیں، تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔ جزاکم اللہ خیراً

ہمارا نظریہ

ہمیں کسی سے عناد و دشمنی نہیں ہے، حدیث میں نماز کے سلسلے میں متعدد روایتیں آئی ہیں۔ ایک پر اگر غیر مقلدین عمل کرتے ہیں تو ان سے کیوں لڑا جائے، جب کہ وہ بھی حدیث میں آیا ہے۔ لیکن جب وہ حنفیوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث پر عمل نہیں کرتے قیاس پر عمل پیرا ہیں، تو اس وقت سوچو! کیسے خاموش رہا جائے اور یہ کیوں نہ بتایا جائے کہ حدیث پر تم سے زیادہ عمل کرنے والے ہم ہیں اور تم سے زیادہ حدیث جاننے والے ہم ہیں۔

-محدث ابوالمآثر، حبیب الرحمٰن اعظمیؒ (م ۱۴۱۲ھ)

بادلِ ناخواستہ

انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فرقہ اہل حدیث اور دوسرے باطل فرقے اپنی تعلیمات اپنے سننے والوں میں بیان کرنے کی بجائے ہمیشہ دوسروں پر، اکثر غیر مناسب انداز میں اعتراض کرنے کو ترجیح دیتا ہے اور اہل حق علماء کو گمراہ اور کافر کہنے تک سے گریز نہیں کرتے، جس سے فتنہ برپا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے اس فتنے کو بند باندھنے کیلئے بادل ناخواستہ قلم اٹھانا پڑتا ہے، ورنہ ملکی اور عالمی حالات اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی صلاحتیں کہیں اور صرف ہوں۔

ادارہ: الاجماع فاؤنڈیشن

امام ابوحنیفہ،نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، حجت، حافظ الحدیث ہیں ۔[قسط ۶]

-مولانا نذیر الدین قاسمی

(۶۱)　ثقہ،ثبت،حافظ الحدیث،شیخ المحدثین،امام ابوالحجاج المزیؒ (م ۷۴۲ھ) نے ''تہذیب الکمال'' میں امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کا ترجمہ ذکر کیا ہے۔لیکن کوئی جرح نقل نہیں کی۔(ج ۲۹:ص ۴۱۷)

یہی وجہ ہے کہ مشہور محدث ومفتی سید محمد مہدی حسن شاہ جہاں پوریؒ (م ۱۳۹۶ھ) کہتے ہیں کہ مزیؒ تسلیم کرتے ہیں کہ ابوحنیفہؒ ثقہ ہیں۔(کشف الغمۃ بسراج الامۃ :ص ۳۳)

نیز ان کے شاگرد، ناقد الرجال،حافظ شمس الدین الذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) تہذیب الکمال کی تلخیص ''تذہیب تہذیب الکمال'' میں امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ

''قد أحسن شیخنا أبو الحجاج حیث لم یورد شیئًا یلزم منه التضعیف''

ہمارے شیخ ابوالحجاج المزیؒ نے یہ بہت اچھا کیا کہ انہوں نے (امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں) کوئی ایسا قول نقل نہیں کیا جس سے آپ کا ضعیف ہونا لازم آئے۔(ج ۹:ص ۲۲۵)

یعنی حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کے ساتھ ساتھ،حافظ مزیؒ (م ۷۴۲ھ) کے نزدیک بھی،امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے سلسلے میں اقوال ذم نقل نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ان کے بارے میں صرف الفاظِ توثیق نقل کرنا ہی بہتر ہے- کما فعل المزی فی تهذیب الکمال-

اس وجہ سے محدث سید محمد مہدی حسن شاہ جہاں پوریؒ (م ۱۳۹۶ھ) کہتے ہیں کہ ذہبیؒ ثقاہتِ ابوحنیفہ کے قائل ہیں۔ (کشف الغمۃ:ص ۳۴)

یعنی ان دونوں ائمہ کے نزدیک ان کی توثیق ہی راجح ہے۔واللہ اعلم

(۶۲)　حافظ علاء الدین المغلطائیؒ (م ۷۶۲ھ) فرماتے ہیں کہ

''لکن یخدش فی هذا ایضاً: روایة ابی حنیفة عن مالک فیما ذکره الدار قطنی''

لیکن ''شافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمرؓ'' کی سند کو 'اصح الاسانید'' کہنا مخدوش ہے، ''ابوحنیفۃ عن مالک'' کی سند کی وجہ سے، جسے دارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) نے ذکر کیا ہے۔(اصلاح کتاب ابن صلاح: ج ۲:ص ۵۲،طبع اضواء السلف)،

(۶۳)　اس کے جواب میں،ان کے شاگرد رشید،حافظ ابوعبداللہ الزرکشیؒ (م ۷۹۴ھ) کہتے ہیں:

''أما أبو حنيفة وإن صحت روايته عن مالك فلم يشتهر ولم يكثر كرواية الشافعي وقد ذكره الخطيب في كتاب الرواة عن مالك وأسند له حديثا عنه ووهمه فيه وقال سائر رواة الموطأ على خلافه''۔ (النکت للزرکشی: ج۱: ص۱۴۸)

(۶۴) حافظ عمر بن رسلان البلقینیؒ (م ۸۰۵؁ھ) بھی فرماتے ہیں کہ

''لا يقال: القعنبي وابنُ وهب لهما القُعْدُدُ في الرواية عن مالك؛ لأنا نقول: وأين تقع رتبتهما من رتبة الإمام الشافعي؟ وأبو حنيفة وإن رَوى عن مالكٍ كما ذكره الدارقُطني، فلم تشتهر روايتُه عنه كاشتهارِ رواية الشافعي، رضي الله عنهم أجمعين''۔ (محاسن الاصطلاح للبلقینی: ص۱۵۵)

(۶۵) حافظ ابو الفضل، زین الدین العراقیؒ (م ۸۰۶؁ھ) فرماتے ہیں کہ

''وهذا الاعتراض خطأ، لأن الأحاديث التي ذكرها الدارقطني في كتاب "المدبج" من رواية أبي حنيفة عن مالك ليس فيها شيء من رواية مالك عن نافع عن ابن عمر. والمسألة المفروضة في هذه الترجمة لا في غيرها، وتراجم أهل الحديث معروفة في كتب الرجال، فلا معنى للاعتراض بما ذكره''۔ (التقييد والايضاح شرح مقدمة ابن صلاح :ص ۲۳، طبع دار الکتب علمیہ، بیروت)

اور محدث مفتی محمد حفظ الرحمٰن بن محب الرحمٰن الکملائی - حفظہ اللہ - فرماتے ہیں کہ

''فانظر - يا رعاک الله - هؤلاء الحفاظ الأئمة الاعلام، لما ذكر الحافظ المغلطائی الامام ابا حنيفة فی سلسلة اصح الاسانيد عن مالک عن نافع عن ابن عمر: لا يرمون ابا حنيفة بسوء الحفظ و الضعف فی الرواية، ولا ينكرون جلالته فی الحديث، ولا اتقانه فی الرواية وانما ينكرون على مغلطائی ادخاله فی هذه السلسلة، لعدم اشتهار روايته عن مالک كاشتهار رواية الشافعی عنه او لانها وقعت فی المذاكرة ولم يقصد ابو حنيفة الرواية عنه او لان روايته عنه ليست من روايته عن نافع او لانه لم تصح روايته عن مالک۔

فظهر من هذا اتفاق هولاء الحفاظ الجهابذة ائمة النقد: الامام الحافظ مغلطائی والامام الحافظ البلقينی و الحافظ العراقی و شيخ الاسلام ابن حجر العسقلانی والحافظ السيوطی على ان الامام ابا حنيفة فی جلالة قدره واتقانه فی الحديث قرين مالک والشافعی رحم الله الجميع''۔

پس ملاحظہ کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کی نگہبانی فرمائے، جب مغلطائیؒ نے اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمرؓ کے سلسلہ میں

امام ابوحنیفہؒ کا تذکرکیا، تو ان بڑے بڑے حفاظ ائمہ نے امام ابوحنیفہؒ پر سوء حفظ اور ضعف فی الروایۃ کی جرح نہیں کی، حدیث کے باب میں آپ کی جلالت شان کا نہ انکار کیا، نہ اتقان فی الروایۃ کا، بلکہ مغلطائی پر آپؒ کو اصح الاسانید میں داخل کرنے پر ان وجوہات کی وجہ سے نکیر کی کہ امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ سے روایت کرنے میں اس طرح مشہور نہیں ہیں، جس طرح امام شافعیؒ، یا امام ابوحنیفہؒ نے امام مالکؒ سے بطور مذاکرہ حدیث سنی تھی امام ابوحنیفہؒ کا مقصد امام مالکؒ سے باقاعدہ روایت کرنا نہیں تھا، یا امام ابوحنیفہؒ نے امام مالکؒ سے جو حدیث نقل کی ہے وہ بطریق نافع نہیں ہے، یا یہ کہ امام ابوحنیفہؒ کا امام مالکؒ سے روایت کرنا ثابت نہیں ہے۔

پس اس سے ظاہر ہوا کہ امام مغلطائی، امام بلقینی، حافظ عراقی اور شیخ الاسلام ابن حجر، حافظ سیوطی جیسے بڑے بڑے حفاظ ائمہ نقد کا اتفاق ہے کہ امام ابوحنیفہ اپنی جلالت قدر اور اتقان فی الحدیث میں امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے ہم پلہ ہیں رحمۃ اللہ علی الجمیع۔

(البدور المضیۃ: ج۱: ص۴۰۱-۴۰۲)

معلوم ہوا کہ ان ائمہ کے نزدیک حدیث میں امام صاحبؒ (**م۱۵۰ھ**) ضعیف نہیں، بلکہ امام مالکؒ (**م۱۷۹ھ**) اور امام شافعیؒ (**م۲۰۴ھ**) کے ہم پلہ ہیں، والحمدللہ۔

(۶۶)　فقیہ، امام نوح بن مصطفی الرومیؒ (**م۱۰۷۰ھ**) فرماتے ہیں کہ

''کان اماماً جلیلاً فی علم الحدیث و لم یات فیہ مثلہ فی القدیم و لا فی الحدیث''

آپ علم حدیث میں امام جلیل تھے، نہ پچھلے زمانے میں آپ کی طرح کوئی گذرا ہے نہ موجودہ زمانہ میں۔ (**مخطوطۃ الدر المنظم فی مناقب الامام الاعظم: فولیو نمبر ۸-۹، مکتبۃ الحرم المکی رقم: ۴۵۶۸**)

(۶۷)　حافظؒ (**م۸۵۲ھ**) کی تقریب التہذیب میں موجود، امام صاحبؒ (**م۱۵۰ھ**) کے بارے میں قول ''فقیہ مشہور'' کے تحت میں نذیر حسین الدہلویؒ کے شاگرد، عبد الرزاق الرضوی المعروف بالا میر علی بن معظم علی الکنویؒ (**م۱۳۳۷ھ**) فرماتے ہیں کہ

نعمان بن ثابت، ابو حنیفۃ الکوفی ضعفہ النسائی من قبل حفظہ و الدار قطنی و ابن عدی و فی الخلاصۃ لم یذکر التضعیف عن احد بل ذکر انہ فقیہ الائمۃ و ثقہ ابن معین۔۔۔ (تقریب التہذیب مع تقعیب التقریب: ص۵۲۴)

(۶۸)　صاحب القاموس المحیط، حافظ مجد الدین، ابو طاہر الفیر وزآبادیؒ (**م۸۱۷ھ**) فرماتے ہیں کہ

''و کلام الائمۃ بعضھم فی بعض یجب ان لا یلتفت الیہ و لا یعرج علیہ فیمن صحت امامتہ و عظمت فی العلم غایتہ''

ائمہ کے ایک دوسرے پر کلام کے بارے میں واجب ہے کہ اس کی طرف التفات نہ کیا جائے اور نہ ان پر اعتماد کیا جائے،

جن کی امامت صحیح ہے اور علم کے باب میں ان کا مقام بلند ہے۔(**مخطوطۃ المرقاۃ الوفیۃ فی طبقات الحنفیۃ للفیروزبآدی: فولیو نمبر ۴، مکتبۃ عارف حکمت**)

(۶۹) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ

''**النعمان بن ثابت الكوفي أبو حنيفة الإمام يقال أصلهم من فارس ويقال مولى بني تيم فقيه مشهور**''۔ (**تقریب: رقم ۷۱۵۳**)

اور محدث مفتی محمد حفظ الرحمٰن بن محب الرحمٰن الکملائی - حفظہ اللہ - فرماتے ہیں کہ

''**ولفظ الامام اذا اطلق ولم یقید فی کتب الجرح والتعدیل من اعلی مراتب التوثیق وھو ارفع من ثقۃ او متقن او ثبت او عدل۔۔۔وظھر من ھذا ان الحافظ ابن حجر ؒ لم یقبل تضعیف ھؤلاء فی حق الامام ابی حنیفۃ اصلاً**''

جرح وتعدیل کی کتابوں میں جب لفظ امام بغیر کسی قید کے مطلق بولا جائے تو وہ توثیق کا بلندترین مرتبہ ہوتا ہے، یہ لفظ ثقہ، متقن یا ثبت وعدل سے ارفع ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ابن حجرؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں ان لوگوں کی تضعیف کو بالکل قبول نہیں کیا۔(**البدور المضیۃ: ج ۱: ص ۴۰۱-۴۰۲**)

* استاد دارالعلوم دیوبند، محدث محمد عبداللہ المعروفی - حفظہ اللہ - کی بھی یہی رائے ہے۔
* نیز محدث سید محمد مہدی حسن شاہ جہاں پوریؒ (م ۱۳۹۶ھ) فرماتے ہیں کہ

حافظ ابن حجر کی کتاب تقریب التہذیب وہ کتاب ہے، جس میں انھوں نے اقرب الی الصواب اور اعدل اور صحیح قول لکھنے کی شرط کی ہے، اس میں امام ابوحنیفہ کا ترجمہ لکھا ہے، لیکن کوئی لفظ اس عبارت میں ایسا نہیں ہے، جس سے امام ابوحنیفہ کے ضعیف ہونے کا وہم بھی ہو۔۔۔۔۔اگر امام ابوحنیفہ، حافظ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک ضعیف ہوتے یا ان کو ان کی تضعیف کا علم صحیح طریق سے ہوتا، تو ضرور تقریب میں اپنی شرط کے مطابق لکھتے۔۔۔۔

[دوسری بات یہ ہے کہ] حافظ ابن حجرؒ نے خود تہذیب التہذیب میں یحیی بن معین سے امام ابوحنیفہ کی توثیق نقل کی ہے، چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے: **قال محمد بن سعد سمعت یحیی بن معین یقول کان ابو حنیفۃ ثقۃ لا یحدث بالحدیث الا بما یحفظہ و لا یحدث بما لا یحفظہ و قال صالح بن محمد الاسدی عن ابن معین کان ابو حنیفۃ ثقۃ فی الحدیث**۔ اس عبارت نے میدان صاف کر دیا، ورنہ ضرور اس کو رد کرتے اور تضعیف ثابت کرتے، بلکہ انہوں نے جرح کو رد کر دیا ہے، جو بعض متعصبوں نے امام صاحب پر کی ہے، حافظ ابن حجر مقدمہ فتح الباری میں۔ جس کا نام الہدی الساری ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''**ومن ثم لم**

یقبل جرح الجارحین فی الامام ابی حنیفة حیث جرحه بعضهم بکثرة القیاس و بعضهم بقلة معرفة العربیة و بعضهم بقلة روایة الحدیث فان هذا کله جرح بما لا یجرح الراوی''۔(مقدمہ) اوراسی سبب سے جارحین کی جرح، امام ابوحنیفہ کے حق میں مقبول نہیں ہے، مثلاً بعض نے کثرتِ قیاس کی وجہ سے اور بعض نے قلت عربیت کی وجہ سے اور بعض نے قلت روایت حدیث کی وجہ سے، ان پر جرح کی ہے، لیکن یہ ایسی جرح ہے، جس سے راوی میں کوئی عیب پیدا نہیں ہوتا، لہذا مقبول نہیں، مردود ہے۔

حافظ کے اس قول نے تو ستم ڈھادیا، کہ امام ابوحنیفہ کو بالکل ہی بری کردیا، کہ جن لوگوں نے جرح کی ہے، وہ مردود ہے، اگر حافظ ابن حجر کے نزدیک [وہ جرح] قابل اعتبار ہوتی، تو اس کی اور تائید کرتے، نہ یہ کہ اس جرح کو مردود کردیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ، حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک مجروح وضعیف نہیں، ان کو مضعفین امام میں شمار کرنا، ان پر افترا اور بہتان باندھنا ہے۔

(کشف الغمۃ: ص ۲۹-۳۰)

- اسی طرح، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ

''و قد اعتذر عن الإمام بأنه کان یری أنه لا یحدث إلا بما حفظه منذ أن سمعه إلی أن أداه، فلهذا قلّت الروایة عنه، و صارت روایته قلیلة بالنسبة لذلك، و إلا فهو في نفس الأمر کثیر الروایة. و في الجملة ترك الخوض في مثل هذا أولی، فإن الإمام و أمثاله ممن قفز القنطرة، فما صار یؤثر في أحد منهم قول أحد، بل هم في الدرجة التي رفعهم الله تعالی إلیها، من کونهم متبوعین مقتدی بهم، فلیعتمد هذا و الله ولي التوفیق''۔

امام صاحبؒ کی طرف سے یہ اعتذار کیا گیا ہے کہ آپ کی رائے یہ تھی کہ وہی حدیث بیان کی جائے تو اس کے سماع سے ادا تک یاد ہو، اسی وجہ سے آپ سے کم روایتیں منقول ہیں، اور اس وجہ سے نسبۃً آپ کی روایتیں تھوڑی ہیں، ورنہ نفس امر میں آپ کثیر الروایۃ ہیں، خلاصہ یہ کہ اس طرح کی چیزوں میں نہ پڑنا بہتر ہے، اس لئے کہ امام صاحب اور آپ کی طرح کے ائمہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی نیا پار لگ چکی ہے، پس کسی کے ان کے بارے میں کچھ کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بلکہ وہ حضرات ان میں سے ہیں جن کے درجات اللہ تعالیٰ نے بہت بلند کئے ہیں کہ انہیں ائمہ متبوعین بنایا جن کی اقتداء کی جاتی ہے، لہذا اسی پر اعتماد کیا جائے۔ واللہ ولی التوفیق

۔(الجواہر والدرر: ج ۲: ص ۹۴۶-۹۴۷)

- نیز حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) نے ''شافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر'' کی سند کو 'اصح الاسانید' کہنے کے قول پر حافظ مغلطائیؒ (م ۷۶۲ھ) کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے، فرماتے ہیں کہ

''و قد اعترض الشیخ علاء الدین مغلطاي علی ذلك بروایة أبي حنیفة عن مالك، و بأن ابن وهب و القعنبي

عند المحدثين أوثق وأتقن من جميع من روى عن مالك انتهى. فأما اعتراضه بأبي حنيفة فلا يحسن، لأن أبا حنيفة لم تثبت روايته عن مالك، وإنما أورده الدارقطني والخطيب في الرواة عنه لروايتين وقعت لهما عنه بإسنادين فيهما مقال، وهما لم يلتزما في كتابيهما الصحة، وعلى تقدير الثبوت فلا يحسن أيضًا الإيراد، لأن من يروي عن رجل حديثًا أو حديثين على سبيل المذاكرة لا يفاضل في الرواية عنه بينه وبين من روى عنه ألوفًا''

شیخ علاء الدین مغلطائیؒ نے اس پر اعتراض کیا ہے ابوحنیفہ عن مالک کی روایت کی وجہ سے، اور اس وجہ سے کہ محدثین کے نزدیک امام مالکؒ سے روایت کرنے والوں میں ابن وھب اور قعنبی سب سے زیادہ ثقہ اور متقن ہیں۔ رہا امام ابوحنیفہؒ کی وجہ سے ان کا اعتراض تو یہ (اعتراض) مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ امام ابوحنیفہؒ کا امام مالکؒ سے روایت کرنا ثابت نہیں، انہیں دارقطنیؒ اور خطیبؒ نے امام مالکؒ سے روایت کرنے والوں کے ضمن میں بس ذکر کر دیا ہے، اس لئے کہ ان دونوں کو دو روایتیں ان سے ملی ہیں، دو سندوں سے جن دونوں میں کلام ہے، ان دونوں نے اپنی کتابوں میں صحت کا التزام نہیں کیا ہے، اور اگر ثابت مان بھی لیا جائے تب بھی اس کی وجہ سے اعتراض کرنا مناسب نہیں ہوگا، اس لئے کہ کسی شیخ سے ایک دو حدیثیں بطور مذاکرہ روایت کرنے والے کا اس راوی سے مفاضلہ نہیں کیا جا سکتا جس راوی نے اس شیخ سے ہزاروں حدیثیں روایت کی ہوں۔ **(النکت لابن حجر: ج۱: ص ۲۶۳ - ۲۶۴)**

غور فرمائیں! امام صاحبؒ (**م ۱۵۰ھ**) پر، حافظؒ نے ضعیف، کثیر الخطاء اور سئی الحفظ کی جرح نہیں کی اور یہی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک امام صاحبؒ (**م ۱۵۰ھ**) ثقہ، کثیر الحدیث ہیں۔ واللہ اعلم

(۷۰) حافظ شمس الدین، ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن السخاویؒ (**م ۹۰۲ھ**) فرماتے ہیں کہ

''ويلتحق بذلك - اى فى التاويل التجنب عن ذكره - ما وقع بين الأئمة سيما المتخالفين في المناظرات والمباحثات وأما ما أسنده الحافظ أبو الشيخ بن حبان في كتاب السنة له من الكلام في حق بعض الأئمة المقلدين وكذا الحافظ أبو احمد ابن عدي في كامله والحافظ أبو بكر الخطيب في تأريخ بغداد وآخرون ممن قبلهم كابن أبي شيبة في مصنفه والبخاري والنسائي مما كنت أنزههم عن إيراده مع كونهم مجتهدين ومقاصدهم جميلة فينبغي تجنب اقتفائهم فيه. ولذا عذر بعض القضاة الإعلام من شيوخنا من نسب إليه التحدث ببعضه بل منعنا شيخنا حين سمعنا عليه كتاب ذم الكلام للهروي من الرواية عنه لما فيه من ذلك''

۔(الاعلان بالتوبیخ لمن ذمّ التاریخ: ص ۱۱۰ - ۱۱۱)

ثابت ہوا کہ حافظ سخاویؒ (**م ۹۰۲ھ**) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (**م ۱۵۰ھ**) ثقہ، امام ہیں۔ واللہ اعلم

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) کثیر الحدیث، محدث بلکہ حافظ الحدیث ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

امام ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰؁ھ) مشہور ثقہ، ثبت، حجت، امام ہیں، جیسا کہ گزر چکا، اسی طرح آپؒ (م ۱۵۰؁ھ) حافظ الحدیث اور ائمہ محدثین میں سے ہیں، چنانچہ

(۱) حافظ ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عبدالہادی الصالحیؒ (م ۷۴۴؁ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰؁ھ) کو "طبقات علماء الحديث" میں شمار کیا ہے۔ (ج۱: ص ۷۷)

اور اس کتاب کے شروع میں وہ کہتے ہیں کہ

"فهذا كتاب مختصر يشتمل على جملة من الحفاظ من أصحاب النبي صلّى الله عليه وسلّم والتابعين ومن بعدهم، لا يسع من يشتغل بعلم الحديث الجهل بهم، والله المسؤول التوفيق لما يحبُه ويرضاه وأن يجعلهُ خالصًا لوجهه، إنه على كل شيء قدير"

یہ ایک مختصر کتاب ہے، جو مشتمل ہے صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے جملہ حفاظ پر، علم حدیث میں مشغول شخص کیلئے ان سے ناواقفیت کی بالکل گنجائش نہیں۔ (طبقات علماء الحديث: ج۱: ص ۷۷)

معلوم ہوا کہ حافظ ابن عبدالہادیؒ (م ۷۴۴؁ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰؁ھ) حافظِ حدیث ہیں۔

(۲) حافظ شمس الدین الذہبیؒ (م ۷۴۸؁ھ) نے آپؒ کو "المعين في طبقات المحدثين" میں شمار کیا ہے۔ (ص ۵۷)

اور اس کتاب کے شروع میں حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸؁ھ) فرماتے ہیں کہ

"فَهذِهِ مُقدّمَة فِي ذكر أَسمَاء أَعْلَام حَملَة الْآثَار النَّبوِيَّة ۔۔۔ وَلَيسَ هَذَا كتاب بالمستوعب للكبار بل لمن سَار ذكره فِي الأقطار والأعصار وَبِاللهِ أَعْتَصِم وَإِلَيهِ أنيب"

پس یہ مقدمہ ہے، جس میں آثار نبویہ کے بڑے بڑے حاملین کے اسماء مذکور ہیں ۔۔۔۔ اور یہ کتاب میں تمام بڑوں کو حاوی نہیں ہے بلکہ جن کا ذکر علاقوں اور زمانوں میں چل پڑا ہے۔ (المعين في طبقات المحدثين: ص ۱۷)

اور اسی کتاب کے اختتام پر فرماتے ہیں کہ

"وَإِلَى هُنَا انْتهى التَّعْرِيف بأسماء كبار الْمُحدثين والمسندين وبحمد الله فِي وقتنا طَائِفَة كَبِيرَة مِنْهُم بِدِمَشْق ومصر وَالْمغْرب والأندلس وَعدم ذَلِك جملَة من الْعرَاق وَمَا والاها من الْمشرق وَمن الجزيرة وبلاد الْعَجم

وأذربيجان واليمن والنواحي فَللّه الأَمر ''

بڑے بڑے محدثین اور مسندین کے ناموں کا تعارف یہاں مکمل ہوا، اور الحمد للہ ان میں سے بہت سے بلاد اسلامیہ کے مختلف علاقوں میں اب بھی موجود ہیں۔ (المعين في طبقات المحدثين: ص ۲۳۸)

- اسی حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) ''تذكرة الحفاظ'' میں بھی شمار کیا ہے۔ (ج ۱: ص ۱۲۶)

(۳) حافظ ابن ناصر الدین الدمشقیؒ (م ۸۴۲ھ) اپنے ایک منظومہ - جو کہ تذکرۃ الحفاظ پر مشتمل ہیں، اس - میں فرماتے ہیں کہ

''بعدهما فتى جريج الدانى　　مثل ابى حنيفة النعمان''

(بديعة البيان عن موت الاعيان لابن ناصر الدين: ص ۳۶، ۵، ت اکرم البوشی)

(۴) امام جمال الدین یوسف بن شاہین المعروف بسبط ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۹۹ھ) نے اپنی کتاب ''رونق الالفاظ بمعجم الحفاظ'' میں امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کو ذکر کیا ہے۔ (مخطوطة رونق الالفاظ بمعجم الحفاظ: ج ۲: فولیو نمبر ۱۷۳، المكتبة الخالدية بالقدس بخطّ المؤلف)

(۵) حافظ یوسف بن حسن ابن مبرد الصالحیؒ (م ۹۰۹ھ) اپنی کتاب ''تذكرة الحفاظ وتبصرة الأيقاظ'' میں امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کا ذکر کیا ہے۔ (کتاب تذكرة الحفاظ وتبصرة الأيقاظ بحوالہ مكانة الإمام أبي حنيفة في الحديث: ص ۶۱)[۱]

(۶) حافظ ابوبکر السیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) اپنے کتاب ''طَبَقَات الُحفاظ'' کے شروع میں فرماتے ہیں کہ

''فَهَذَا كتاب "طَبَقَات الُحفاظ" ومعدلي حَملَة الُعلم النَّبَوِيّ وَمن يرجع إِلَى اجتهادهم فِي التوثيق وَالتَّجْرِيح، والتضعيف والتصحيح''

یہ حفاظ اور علم نبوی کے حاملین کی جرح وتعدیل کرنے والوں اور توثیق وتجریح اور تضعیف وتصحیح میں جن کے اجتہاد کی طرف رجوع کیا جاتا ہے ان کے طبقات کی کتاب ہے۔ (طَبَقَات الُحفاظ للسيوطی: ص ۱)

اور اس کتاب میں انہوں نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کو بھی شمار کیا ہے۔ (طَبَقَات الُحفاظ للسيوطی: ص ۸۰)

(۷) حافظ محمد بن یوسف الصالحیؒ (م ۹۴۲ھ) فرماتے ہیں کہ

''اعلم رحمك الله تعالى أن الإمام أبا حنيفة - رحمه الله تعالى -، من كبار حفاظ الحديث''

جان لو - اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے - کہ بے شک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بڑے درجے کے حفاظ حدیث میں سے ہیں۔

---

(۱) ''تذكرة الحفاظ وتبصرة الأيقاظ'' کے موجودہ مطبوعہ نسخہ میں امام صاحبؒ کا ذکر نہیں ملا۔

(عقود الجمان: ص۳۱۹)

(۸) مشہور ثبت، محدث وفقیہ ابن حجر الہیتمیؒ (م۹۷۳ھ) فرماتے ہیں کہ

''مر انه اخذ عن اربعة آلاف شيخ من ائمة التابعين وغيرهم ومن ثمة ذكره الذهبي وغيره في الطبقات الحفاظ المحدثين ومن زعم قلة اعتنائه بالحديث فهو اما لتساهله او حسده''

یہ پہلے گذر چکا ہے کہ آپ نے تابعین وتبع تابعین کے ائمہ میں چار ہزار شیوخ سے علم حاصل کیا تھا، اسی وجہ سے امام ذہبیؒ وغیرہ نے آپ کو حفاظ محدثین کے طبقہ میں شمار کیا ہے، اور جو یہ کہتا ہے کہ حدیث کی طرف آپ کی توجہ کم تھی تو وہ شخص یا تو متساہل ہے یا اسے حسد ہے۔ (الخیرات الحسان: ص۱۴۱)

(۹) محدث محمد بن رستم البدخشي الحارثيؒ (م۱۱۶۱ھ) نے بھی اپنی کتاب ''تراجم حفاظ الحديث و نقاد الاثر'' میں امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) کا ذکر کیا ہے۔ (بحوالہ مكانة الإمام أبي حنيفة في الحديث: ص ۶۲)

(۱۰) محدث اسماعیل بن محمد العجلونیؒ (م۱۱۶۲ھ) فرماتے ہیں کہ

''فهو - رضي الله عنه -، حافظ، حجة، فقيه''۔ (عقد الجواہر الثمین: ص۲۰)

تلك عشرة كاملة۔

نوٹ:

بلکہ خود ثقہ، ثبت، امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) نے فرمایا: کہ

''جمعتها من خمس مائة الف حديث''

میں نے ان پانچ حدیثوں کو ''پانچ لاکھ حدیثوں'' سے جمع کیا ہے۔ (مخطوطة وصية الامام ابی حنيفة لابنه حماد، مكتبة نور عثمانية: رقم ۱۲۹۰، ترکی)

یہ بیان اس بات کی صریح دلیل ہے کہ امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) حافظ الحدیث تھے۔ واللہ اعلم

امام حسن بن صالح (م ۱۶۹ھ)، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کی احادیث کی تحسین فرماتے تھے۔

- مولانا نذیر الدین قاسمی

امام ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰ھ) کی احادیث ومسائل کی امام حسن بن صالح (م ۱۶۹ھ) تحسین فرماتے تھے۔صدوق، امام ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا الحسن بن يزيد بن يعقوب الهمداني أبو علي، قال: حدثنا يعقوب بن إسحاق بن أبي إسرائيل، قال: حدثنا أبي، قال: حدثنا يحيى بن آدم، قال: كان الحسن بن صالح ينقل إليه حديث أبي حنيفة و مسائله فكان يستحسنه.

یحییٰ بن آدمؒ کہتے ہیں کہ حسن بن صالح کے سامنے امام ابوحنیفہؒ کی حدیث اور آپ کے مسائل نقل کئے جاتے تو وہ ان کو پسند فرماتے۔ (**کشف الآثار: ج۱: ص۱۳۹**)

سند کی تحقیق:

(۱) حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) ابوعلی، الحسن بن یزید بن یعقوب الہمدانیؒ (م ۳۲۸ھ) صدوق ہیں۔ (**تاریخ الاسلام: ج۷: ص۵۴۹، الروض الباسم: ج۱: ص۴۳۵**)

(۳) یعقوب بن اسحاق بن ابی اسرائیلؒ میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (**ارشاد القاصی والدانی: ص ۶۹۴**)

(۴) اسحاق بن ابی اسرائیلؒ (م ۲۴۵ھ) ثقہ، مامون ہیں۔ (**تحریر تقریب التہذیب: رقم ۳۳۸**)

(۵) یحیی بن آدمؒ (م ۲۰۳ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، حافظ، فاضل ہیں۔ (**تقریب: رقم ۷۴۹۶**)

(۶) حسن بن صالح بن حیؒ (م ۱۶۹ھ) صحیح مسلم وسنن اربع کے راوی اور ثقہ، عابد، فقیہ ہیں۔ (**تقریب: رقم ۱۲۵۰**)

معلوم ہوا کہ اس سند کے تمام راوی ثقہ یا صدوق ہیں اور سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

الغرض ثابت ہوا کہ امام حسن بن صالح (م ۱۶۹ھ) امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کی احادیث ومسائل کی تحسین فرماتے تھے۔

امام مالکؒ (م۱۷۹ھ)،
امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) کے عقائد سے راضی ہو گئے تھے۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

امام ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م۱۵۰ھ) کے عقائد کے سلسلے میں امام ابوعبداللہ، مالک بن انس الاصبحیؒ (م۱۷۹ھ) کو مشکوک باتیں پہنچی تھیں، مگر وہ زائل ہو گئیں اور وہ ان کے عقائد سے راضی ہو گئے تھے۔ چنانچہ صدوق، حافظ الحدیث، امام ابو محمد الحارثیؒ (م۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا أحمد بن علي بن سلمان المروزي، وأبو زيد عمران بن فرينام وإبراهيم بن منصور البخاريان، قالوا: سمعنا أبا عصمة سعد بن معاذ، يقول: سمعت عمر بن حماد بن أبي حنيفة، يقول: لقيت مالك بن أنس فأقمت عنده، وسمعت علمه، فلما قضيت حاجتي أو نهمتي وأردت فراقه قلت: إني لا آمن أن يكون أهل العداوة والحسد ذكروا عندك أبا حنيفة بغير ما كان عليه، وإني أريد أن أذكر لك ما كان هو عليه، فإن رضيت منه فذاك، وإن كان عندك شيء أحسن منه أو كان عندك غير ذلك علمته، فقال لي: هات،

قال فقلت: إنه كان لا يكفر أحدا بذنب من المؤمنين، قال: فقال لي: أحسن، أو قال: أصاب،

قال: قلت: إنه كان يقول أكبر من ذلك، كان يقول: وإن أصاب الفواحش لم أكفره، فقال: أصاب، أو أحسن

قال: قلت: إنه كان يقول أكبر من هذا،

قال: وما هو؟

قال قلت: كان يقول: وإن قتل رجلا متعمدا لم أكفره، قال: أصاب، أو قال: أحسن،

قال: قلت له: فهذا قوله، فمن أخبرك أن قوله غير هذا فلا تصدقه،

قال: فقال لي: إنه بلغني أنه كان يقول: إيماني مثل إيمان جبرئيل عليه السلام، قال: قلت: بلغك الباطل،

ولكن كان يقول: إن الله تعالى بعث جبرئيل إلى النبي صلوات الله عليهما وعلى جميع الملئكة والانبياء والمرسلين، فأمره أن يدعو الناس إلى الإيمان كما بعثه إلى من قبله من الامم، والايمان إنما هو إيمان واحد، ولا أقول: إلايمان إيمانان، وثالثة، وإيمان هذا غير إيمان هذا، أو قرآن هذا غير قرآن هذا، فهذا قوله، فتبسم مالك

كالراضي به ولم يقل شيئا وقلت له: وكان ينكر الشك، ويراه خطأ۔

قال: فقال: وما الشك؟ قال: قلت: إن عندنا قوما لا يقولون: إنا مؤمنون حتى يستثنوا او يقول احدهم: لا ادري انا مومن ام لا۔ فانكر هذا وقال: من يقول هذا؟

عمر بن حماد بن ابی حنیفہؒ کہتے ہیں: میں امام مالکؒ سے ملا اور آپ کے پاس قیام کیا، آپ کا علم سنا، پس جب میری ضرورت مکمل ہوگئی اور آپ کے پاس سے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو میں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ دشمن اور حاسدین آپ کے سامنے امام ابوحنیفہؒ کا غیر واقعی ذکر نہ کریں، اس لئے میں آپ کے سامنے ان کا درست عقیدہ بیان کرتا ہوں، اگر آپ کو ان کا عقیدہ صحیح لگے تو ٹھیک ہے، اور اگر آپ کے پاس اس سے اچھی چیز یا اس کے علاوہ کوئی چیز ہوگی تو وہ بھی مجھے پتہ چل جائے گی، اس پر آپ نے فرمایا: کہو:

کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ کسی گناہ کی وجہ سے کسی مومن کی تکفیر نہیں کرتے تھے، انہوں نے کہا: درست کہا۔

کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ اس سے بھی بڑی بات کہتے تھے، وہ کہتے تھے کہ چاہے فحش کاموں کا ارتکاب کرے میں اس کی تکفیر نہیں کرتا، اس پر امام مالکؒ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا۔

کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ اس سے بھی بڑی بات کہتے ہیں، انہوں نے کہا: وہ کیا؟ میں نے کہا: وہ کہتے تھے کہ اگر کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل بھی کر دے تب بھی میں اس کی تکفیر نہیں کرتا، انہوں نے کہا: انہوں نے درست کہا،

کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: پس اگر آپ سے کوئی اس کے علاوہ بیان کرے تو اس کی تصدیق نہ فرمایئے گا۔

کہتے ہیں: انہوں نے مجھ سے کہا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرا ایمان جبرئیل علیہ السلام کے ایمان کی طرح ہے،

کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ تک نادرست بات پہنچی ہے، وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو نبی ﷺ کے پاس بھیجا اور آپ کو حکم دیا کہ لوگوں کو ایمان کی طرف بلائیں، جیسے کہ ان (جبرئیلؑ) کو آپ ﷺ سے پہلے کی امتوں کی طرف بھیجا تھا، اور ایمان ایک ہی ہے، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ایمان دو یا تین ہیں، اور اس کا ایمان الگ اور اس کا ایمان الگ ہے، یا اس کا قرآن اور، اور اس کا قرآن اور ہے، یہ ان کا قول ہے، پس امام مالک مسکرا دیئے، جیسے وہ اسے پسند کر رہے ہوں، اور کچھ نہیں فرمایا، اور میں نے کہا: وہ شک کا انکار کرتے تھے اور اسے غلط سمجھتے تھے۔

کہتے ہیں، تو انہوں نے کہا: یہ شک کیا ہے؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہمارے یہاں ایک قوم ہے، جو کہتی ہے کہ ان شاء اللہ ہم مؤمن ہیں، یا کوئی کہتا ہے: مجھے نہیں پتہ میں مؤمن ہوں یا نہیں۔ تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: ایسا کون کہتا ہے؟۔ (**کشف**

الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۷۴-۷۵)

سند کی تحقیق:

(۱)　حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) صدوق، امام ہیں۔(مجلہ الاجماع: ش: ص)

(۲)　ابوزید، عمران بن فرینامؒ ثقہ ہیں۔(کشف الآثار: ج۲: ص۲۵۵)

(۳)　سعد بن معاذ، ابو عصمۃ المروزیؒ (م ۲۵۳ھ) کو حافظ السمعانیؒ (م ۵۶۲ھ) نے ''الفقیہ'' قرار دیا ہے۔(الانساب للسمعانی: ج۱۳: ص۲۱۷، نیز دیکھئے شرح اعتقاد اصول اہل السنۃ: ج۲: ص۳۳۹، ۳۰۰، تاریخ الاسلام: ج۶: ص۸۹)

اور یہ دینی شہرت ان کے صدوق ہونے کے لئے کافی ہے۔واللہ اعلم

(۴)　عمر بن حماد بن ابی حنیفہؒ سے ائمہ وعلماء کی ایک جماعت نے روایت لی ہے۔چنانچہ محمد بن عبید المحاربیؒ (م ۲۵۱ھ)، احمد بن یحیی بن جابر البلاذریؒ (م ۲۷۹ھ)، محمد بن اسحاق البکائیؒ (م ۲۶۴ھ)، محمد بن عمر الواقدیؒ (م ۲۰۴ھ)، سفیان بن وکیعؒ وغیرہ نے ان سے روایت لی ہے۔

لہذا عمر بن حماد بن ابی حنیفہؒ صدوق ہیں۔(مسند ابی حنیفۃ لابی نعیم: ص ۲۱۲، فتح البلدان: ص۱۷، تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۲۶، اخبار القضاۃ: ج۳: ص ۲۶۴، تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۷۶، الجواہر المضیۃ: ج۱: ص۳۹۰)

خلاصہ یہ کہ یہ سند حسن ہے۔

کشف الحثیث عن إمامة ابی حنیفة فی الأثر و الحدیث۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰ھ) ائمہ جرح وتعدیل، ائمہ محدثین اور علماء کے نزدیک ثقہ، ثبت، حجت، امام ہیں، مختصر اقوال درج ذیل ہیں:

(۱) امام الجرح والتعدیل، امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ)، الحسین بن حبان کی روایت میں کہتے ہیں کہ

روی عن ابی حنیفة سفیان الثوری، وعبدالله بن المبارک، وحماد بن زید، وهشیم، ووکیع، وعباد بن العوام، وجعفر بن عون، وابو عبدالرحمن عبدالله بن یزید المقری، وجماعة کثیرة، وهو ثقه لا بأس به۔

امام ابوزکریا یحیٰ بن معینؒ کہتے ہیں: امام ابوحنیفہؒ سے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، حماد بن زیدؒ، ہشیمؒ، وکیعؒ، عباد بن العوامؒ، جعفر بن عونؒ، ابوعبدالرحمٰن المقریؒ وغیرہ کثیر جماعت نے حدیث بیان کی ہے۔ آپؒ ثقہ ہیں، آپ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ (**الانتصار والترجیح لسبط ابن الجوزی: ص ٦، وسند صحیح**)

- ان ہی کی ایک اور روایت میں وہ کہتے ہیں کہ

واما ابو حنیفة فقد حدث عنه قوم صالحون وأما ابو یوسف فلم یکن من اهل الکذب کان صدوقا فقیل له فأبو حنیفة کان یصدق في الحدیث قال نعم صدوق۔ (**أخبار ابی حنیفة: ص ٨٦**، واسنادہ حسن)

- جعفر بن محمد بن ابی عثمان الطیالسیؒ کی روایت میں ابن معینؒ کہتے ہیں کہ

أبو یوسف أوثق منه في الحدیث. قلت: فکان أبو حنیفة یکذب؟ قال: کان أنبل في نفسه من أن یکذب۔

امام ابو یوسفؒ حدیث میں امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ ثقہ ہیں، میں نے عرض کیا، کیا ابوحنیفہ جھوٹ بولتے تھے؟ فرمایا: وہ جھوٹ بولنے سے پاک تھے۔ (**تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۴۲۱، طبع علمیة، بیروت**، وسندہ صحیح)

- الدورقیؒ کی روایت میں کہتے ہیں کہ

ثقة ما سمعت أحدا ضعّفه، هذا شعبة بن الحجّاج یکتب إلیه أن یحدث ویأمره، وشعبة شعبة۔

امام ابوحنیفہؒ ثقہ تھے، میں نے نہیں سنا کہ کسی ایک نے بھی انھیں ضعیف کہا ہو، یہ شعبہ بن الحجاج، انہیں (خط) لکھتے ہیں کہ وہ حدیث بیان کریں اور انہیں حکم دیتے ہے، اور شعبہ تو آخر شعبہ تھے۔ (**الانتقاء لابن عبدالبر: ص ۱۲۷**، وسندہ حسن، **الجواهر المضیة: ج ۱: ص ۲۹، مقام ابی حنیفۃ: ص ۱۳۰**)

- حافظ ابن المحرزؒ کی روایت میں حافظ ابن معینؒ فرماتے ہیں کہ

"کان ابو حنیفة لا بأس به و کان لا یکذب"

امام ابوحنیفہؒ ثقہ تھے اور آپ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔(**معرفة الرجال لابن معین، روایة ابن محرز: ج۱:ص۷۹**)

- ابن المحرزؒ ایک اور مقام پر ابن معینؒ سے نقل کرتے ہیں کہ

"ابو حنیفة عندنا من أَهل الصّدق، و لم یتّهم بالکذب"

امام ابوحنیفہؒ سچوں میں سے تھے، آپ پر جھوٹ بولنے کی تہمت نہیں لگائی گئی۔(**معرفة الرجال لابن معین، روایة ابن محرز: ج۱:ص۲۳۰**)

- محمد بن سعد العوفیؒ کی روایت میں وہ کہتے ہیں کہ

"کان أبو حنیفة ثقة لا یحدث بالحدیث إلا بما یحفظه، و لا یحدث بما لا یحفظ"۔

- حافظ محمد بن صالح الاسدیؒ ناقل ہیں کہ ابن معینؒ نے کہا:

"کان أبو حنیفة ثقة فی الحدیث"۔(**تہذیب الکمال للمزی: ج۲۹:ص۴۲۴، ج۳۱:ص۳۴**)

(۲) امیر المومنین فی الحدیث، امام العلل، امام علی بن المدینیؒ (م ۲۳۴ھ) کہتے ہیں کہ

"أبو حنیفة روی عنه الثوري، و ابن المبارك، و حماد بن زید، و هشیم، و وکیع بن الجراح، و عباد بن العوام، و جعفر بن عون، و هو ثقة لا بأس به"۔(**جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر: ج۲:ص۱۰۸۳**)

- ثقہ، حافظ، شبابة بن سوارؒ (م ۲۰۶ھ) کہتے ہیں کہ

"کان شعبة حسن الرأي في أبي حنیفة"۔

(۳) امام شعبة بن الحجاجؒ (م ۱۶۰ھ)، امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔(**جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر: ج۲:ص۱۰۸۳**) اور ان سے روایات لیتے اور ان کی بہت تعریف بیان کرتے تھے۔

(۴) مشہور تابعی، امام محمد بن سیرینؒ (م ۱۱۰ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے بارے میں کہا کہ

"هذا رجل ینبش أخبار النبي صلی الله علیه و سلم"

یہ شخص نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو کھود کر نکالے گا۔(**تاریخ بغداد: ج۱۳:ص۳۳۵، طبع دار الکتب العلمیة، بیروت**)

- ایک اور روایت میں کہا: کہ

''ھذا رجل ینبش علم النبوۃ''

یہ شخص علم نبوت کو کھود کر نکالے گا۔(فضائل ابی حنیفۃ: ص ۵۴، نیز دیکھئے ص: ۵۶)[۲]

قابل غور بات یہ ہے کہ اگر حدیث امام صاحبؒ کا میدان نہیں-جیسا کہ بعض الناس کا کہنا ہے-تو ان کے بارے میں یہ کیسے بشارت دی گئی کہ وہ حضور ﷺ کی احادیث کو عام کرینگے؟؟ سوچنے کی بات ہے؟؟ یہی نہیں بلکہ امام محمد بن سیرینؒ (م ۱۱۰ھ) نے امام صاحبؒ کو حضور ﷺ کے علم کا وارث بھی قرار دیا ہے۔

(۵) ثقہ، مجتہد، حافظ الحدیث، امام حماد بن ابی سلیمانؒ (م ۱۲۰ھ) فرماتے ہیں کہ

''کان ابو حنیفۃ رحمہ اللہ یجالسنا بالسمت والوقار والورع وکنا نغذوہ بالعلم حتی دقق السؤال فخفت علیہ من ذلک وکان واللہ حسن الفھم جید الحفظ حتی شنعوا علیہ بما ھو واللہ أعلم بہ منھم فیلقون عدا اللہ وانا أعلم أن العلم جلیس النعمان کما أعلم ان النھار لہ ضوء یجلو ظلمۃ اللیل''

ابوحنیفہؒ انتہائی سنجیدگی، وقار اور تقوی کے ساتھ ہمارے پاس بیٹھا کرتے تھے، ہم انہیں علم کی غذا دیتے، یہاں تک کہ وہ دقیق سوالات کرنے لگے تو اس سے مجھے ان پر خوف ہوا، قسم بخدا وہ بہترین فہم اور عمدہ یاد رکھنے والے تھے، یہاں تک کہ ان پر ایسی چیزوں کے بارے میں طعن وتشنیع کی گئی، جسے طعنہ دینے والوں کی بنسبت واللہ وہ زیادہ جانتے تھے تو وہ ان کے دشمن ہو گئے، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ علم، نعمان کا ہم نشین ہے، جس طرح میں جانتا ہوں کہ دن کی ایک ایسی روشنی ہے جو رات کی تاریکی کو دور کرتی ہے۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ للصیمری: ص ۲۳)

(۶) امام ایوب سختیانیؒ (م ۱۳۱ھ) فرماتے ہیں کہ

''الرجل الصالح فقیہ أھل الکوفۃ''۔(تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۱)

(۷) امام حماد بن زیدؒ (م ۱۷۹ھ) کہتے ہیں کہ

''واللہ إني لأحب أبا حنیفۃ لحبہ لأیوب وروی حماد بن زید عن أبي حنیفۃ أحادیث کثیرۃ''

قسم بخدا! میں ابوحنیفہ سے محبت کرتا ہوں، اس لئے کہ وہ ایوبؒ سے محبت کرتے ہیں، اور حماد بن زیدؒ نے امام ابوحنیفہ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔(الانتقاء لابن عبد البر: ص ۱۳۰)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ:

i) امام أیوب سختیانیؒ (م ۱۳۱ھ)، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے محبت کرتے تھے، انہیں پسند کرتے تھے۔

ii) امام حماد بن زیدؒ (م۱۷۹ھ) بھی امام صاحبؒ کو پسند کرتے تھے۔

iii) حماد بن زیدؒ (م۱۷۹ھ)، امام ابو حنیفہؒ (م۱۵۰ھ) سے روایت بھی کرتے تھے۔

اور امام حماد بن زیدؒ (م۱۷۹ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (**دراسات حدیثیة متعلقة بمن لا یروی الا عن ثقة للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص ۲۳۲**)

(۸) ابان بن ابی عیاشؒ (م۱۴۰ھ) کہتے ہیں کہ

''**فاسمع منه فانه ثقة**''

امام ابو حنیفہؒ (م۱۵۰ھ) سے سماع کرو، اس لئے کہ وہ ثقہ ہیں۔ (**کشف الآثار الشریفة للحارثی: [FOLIO] نمبر ۱۳۹**)

(۹) یونس بن ابی اسحاق السبیعیؒ (م۱۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ

کان النعمان بن ثابت شدید الإتباع لصحیح حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم، فإن عسر علیه ما یستدل به من حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم أخذ بما صحت الروایة به عن أصحابه من علم أهل الکوفة، فإن خولف في ذلك إلی غیر علم أهل بلده، لم یجاوز ما أدرك علیه أهل الکوفة عن أهل الکوفة۔

نعمان بن ثابتؒ، رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث کی سخت اتباع کرنے والے تھے، اگر استدلال کیلئے انہیں کوئی حدیث رسول نہیں ملتی تو اہل کوفہ میں سے آپ کے اصحاب کی صحیح روایت کو لیتے، اگر اس میں علماء کا آپ کے اہل شہر علماء سے اختلاف ہوتا تو آپ کے ہم عصر اہل کوفہ نے اہل کوفہ سے جو نقل کیا ہوتا آپ اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ (**فضائل ابی حنیفة اخبارہ ومناقبہ لابن ابی العوام: ص ۱۵۰**)

اس روایت میں اس شخص کا رد ہے جس کا کہنا ہے کہ حدیث اور روات امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) کا میدان نہیں ہے۔

(۱۰) ثقہ، ثبت، امام مسعر بن کدامؒ (م۱۵۵ھ) فرماتے ہیں کہ

''**طلبت مع أبي حنیفة الحدیث، فغلبنا۔۔۔۔**''

میں نے امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ حدیث طلب کی، تو وہ ہم پر غالب رہے۔ (**کتاب تحفة السلطان لابن کاس** بحوالہ مناقب ابی حنیفة للذہبی: ص ۴۳)

اب جو ثقہ، ثبت، امام مسعرؒ (م۱۵۵ھ) وغیرہ پر حدیث کے سلسلے میں غالب تھا، کیا وہ قلیل الحدیث اور سوء الحفظ ہوگا؟؟؟

(۱۱) صدوق، امام عبد العزیز بن ابی روادؒ (م۱۵۹ھ) امام صاحبؒ کے سلسلے میں ''**مفرطا فیه و کثیر الثناء علیه**'' تھے۔

(کشف الآثار: ج۱: ص۵۸)

(۱۲)　ثقہ، امام، اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاقؒ (م ۱۶۰ھ) فرماتے ہیں کہ

"نعم الرجل النعمان ما كان أحفظه لكل حديث فيه فقه [في روايت على قلة روايته للحديث] وأشد فحصه عنه وأعلمه بما فيه من الفقه وكان قد ضبط عن حماد فأحسن الضبط عنه"۔

نعمان کتنے اچھے شخص ہیں، ایسی حدیث جس میں فقہ ہو، اسے خوب یاد رکھنے والے، اس (حدیث) کی بہت جانچ پڑتال کرنے والے، اور اس میں موجود فقہ کو بہت جاننے والے ہیں، انہوں نے (امام) حمادؒ سے (علم) حاصل کیا، سو بہترین حاصل کیا۔

(اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ للصیمری: ص ۲۳، فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص۱۵۱)

(۱۳)　مشہور فقیہ، حافظ الحدیث، امیر المومنین فی الحدیث، امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ

"إن كان أبو حنيفة يركب في العلم أحد من سنان الرمح كان والله شديد الأخذ للعلم ذابا عن المحارم متبعا لأهل بلده لا يستحل أن يأخذ إلا بما يصح عنده من الآثار عن النبي صلى الله عليه وسلم شديد المعرفة بناسخ الحديث ومنسوخه وكان يطلب أحاديث الثقات والآخر من فعل النبي صلى الله عليه وسلم وما أدرك عليه عامة العلماء من أهل الكوفة في اتباع الحق أخذ به وجعله دينه قد شنع عليه قوم فسكتنا عنهم بما نستغفر الله تعالى منه بل قد كانت منا اللفظة بعد اللفظة قال قلت أرجو ان يغفر الله تعالى لك ذلك"

بے شک ابو حنیفہ علم کے معاملہ میں نیزے کی نوک سے بھی تیز دھار پر سوار ہوتے، واللہ وہ علم کے شدید حاصل کرنے والے، قابل احترام چیزوں کا دفاع کرنے والے، اپنے اہل شہر (علماء) کی اتباع کرنے والے، حضرت نبی اکرم ﷺ کی انہیں احادیث کو لیتے جو آپ کے نزدیک صحیح ہوتیں، ناسخ و منسوخ احادیث کو خوب جانتے تھے، آپ ثقات کی احادیث، حضرت نبی اکرم ﷺ کے افعال کو تلاش کرتے، اور حق کی اتباع میں علماء اہل کوفہ کی اکثریت جس پر ہوتی اسی کو آپ لیتے اور اس کو اپنا دین بنا لیتے، کچھ لوگوں نے آپ پر طعن و تشنیع کی تو اس پر ہم خاموش رہے، اس پر ہم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں، بلکہ ایک آدھ لفظ ہم بھی کہہ دیا کرتے تھے، کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی اس چیز کو (بھی) معاف فرما دیں گے۔ (اخبار ابی حنیفۃ و اصحابہ: ص۷۵)

یہ روایت صریح ہے کہ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ)، حدیث اور روات کے ماہر تھے۔

(۱۴)　محمد بن طلحۃ بن مصرف الیامیؒ (م ۱۶۷ھ) فرماتے ہیں کہ

یا أبا تمیلة! إذا وجدت قولاً عن ابی حنیفة رحمة اللہ علیہ عن ثقة فعلیك به، فإنك لا تجد شیئاً عن أبي حنیفة إلا نضجاً۔

اے ابوتمیلۃ! جب تم کو کسی ثقہ کے ذریعہ سے، امام صاحبؒ کا کوئی قول یا کوئی حدیث مل جائے، تو اس کو لے لو، اس لئے کہ تم [ثقات کے ذریعہ] امام صاحبؒ سے عمدہ اقوال یا عمدہ احادیث ہی پاؤ گے۔ **(کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: ج۱: ص۱۵۶)**

(۱۵)　الامام، العالم، المحدث - کما قال الذهبی فی سیر - خارجۃ بن مصعب الضبعیؒ (م ۱۶۸ھ) فرماتے ہیں کہ

"کان ابو حنیفة جهبذ الحدیث"

امام ابوحنیفہؒ حدیث شریف کے بڑے ماہر تھے۔ **(کشف الآثار مخطوطۃ: [FOLIO] نمبر ۲۰۸)**

-　ایک اور روایت میں ابراہیم بن رستمؒ کہتے ہیں کہ لوگوں نے خارجہ بن مصعبؒ سے کہا: آپ ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہو، حالانکہ آپ نے بڑے بڑے علماء سے ملاقات کی ہے؟ انہوں نے کہا:

"و ما یمنعنی و هو قطب الرحی علیه تدور الرحی"

میں ایسا کیوں نہ کروں، وہ تو مدار کار ہیں، انہیں کے گرد (حدیث شریف کی) چکی گھومتی ہے۔ **(کشف الآثار مخطوطۃ: [FOLIO] نمبر ۲۰۷)**

-　ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ

"لقیت الف عالم او اکثر لم یکن و احد منهم یشبه ابا حنیفة فی البصر و العلم و العقل و نعم کد خدای العلم کان لامة محمد علیه السلام"

میں ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ علماء سے ملا ہوں، ان میں سے ایک بھی بصیرت، علم اور عقل میں امام ابوحنیفہ کے مشابہ نہیں تھا اور وہ امت محمدیہ کے کیا ہی اچھے علم والے تھے۔ **(کشف الآثار مخطوطۃ: [FOLIO] نمبر ۲۰۷)**

(۱۶)　امام حسن بن صالح بن حیؒ (م ۱۶۹ھ) کہتے ہیں کہ

"کان النعمان بن ثابت فهما عالما متثبتا في علمه إذا صح عنده الخبر عن رسول الله صلی الله علیه و سلم لم یعده إلی غیره"

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ عقلمند عالم تھے، اپنے علم میں ثبت تھے۔ جب امام صاحبؒ کے نزدیک رسول ﷺ کی کوئی حدیث ثابت ہو جاتی، تو کسی اور کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ **(الانتقاء لابن عبدالبر: ص۱۲۸)**

(۱۷)	مشہور امام، حافظ الحدیث، زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) نے امام اعظم، نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰؁ھ) سے روایت لی ہے۔ (**فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص ۱۴۳، مناقب ابی حنیفۃ للکردری: ص ۵۰۱، طبع معہ مناقب للمکی، بیروت، کشف الآثار**)

اور حافظ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (**دراسات حدیثیۃ متعلقۃ بمن لا یروی الا عن ثقۃ للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص ۲۳۹**)

معلوم ہوا کہ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) ثقہ ہیں، نیز زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) دیگر حضرات کو بھی امام صاحبؒ سے روایت لینے پر ابھارتے تھے۔ ثقہ، فاضل، امام یحیی بن آدمؒ (م ۲۰۳؁ھ) فرماتے ہیں کہ

"کان زہیر یجالس ابا حنیفۃ و یمدحہ، و یحض الناس علی الاخذ منہ"

زہیر، امام ابوحنیفہ کی ہم نشینی اور آپ کی مدح کرتے تھے، اور لوگوں کو آپ سے احادیث لینے پر ابھارا کرتے تھے۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۲۰۱**)

معلوم ہوا کہ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰؁ھ) اعلی درجہ کے ثقہ یعنی ثبت تھے۔ واللہ اعلم

(۱۸)	صدوق راوی، توبہ بن سعد القاضی المروزیؒ (م ۱۸۷؁ھ) نے بھی امام صاحبؒ (م ۱۵۰؁ھ) کو قرآن و حدیث کا ماہر قرار دیا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ

حسبي أبو حنيفة حجة فيما بيني و بين ربي، لانه جمع الخصال التي تلزم الإقتداء به فقها, به يضرب المثل، و بصراً في أصول الدين و فروعه و ورعا و تقوى رحمة الله عليهم۔

ابوحنیفہؒ میرے اور میرے رب کے درمیان بطور حجت کافی ہیں، اسلئے کہ آپ ان تمام خوبیوں کے جامع ہیں جن کی وجہ سے آپ کی اقتداء لازم ہے، فقہ میں تو آپ ضرب المثل ہیں، دین کے اصول و فروع میں بصیرت، ورع و تقوی۔ (**کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: ج ۱: ص ۲۱۶**)

(۱۹)	امام مالک بن انسؒ (م ۱۷۹؁ھ) نے بھی امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) سے روایت لی ہے۔ (**جامع المسانید: ج ۱: ص ۳۲۴**، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۱۴: ص ۴۹**)

*	علی بن اسحاق السمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ

"سمعت شریک بن عبد اللہ یثنی علی ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ"

(۲۰)	میں نے قاضی شریک بن عبداللہ النخعیؒ (م ۱۷۸؁ھ) کو امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) کی تعریف کرتے ہوئے سنا ہے۔ (**کشف**

الاثار:[FOLIO] نمبر ۲۴)

(۲۱) ثقہ، حافظ، مجاہد، امیر المومنین فی الحدیث، امام عبداللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت لی ہے اور وہ اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت لیتے تھے۔ (دراسات حدیثیة متعلقة بمن لا یروی الا عن ثقة للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص ۲۸۴)

- ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ

"غلب ابو حنیفة رحمه الله الناس بالحفظ و الفقه و الصیانة و شدة الورع"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حافظہ، فقہ، پرہیزگاری اور اتقان میں لوگوں پر غالب تھے۔ (مناقب للمکی: ص ۱۸۴، طبع بیروت)

- ایک اور روایت میں امام عبداللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ

"فاذا کان الحدیث لا یوخذ الا عن ثقة فالأحری ان لا یوخذ الا عن ثقة فاذا حدثک الثقة عن ابی حنیفة فذاک"

جب حدیث صرف ثقہ سے لی جائے گی، تو رائے بدرجہ اولی ثقہ سے ہی لی جائے گی۔ لہذا جب کوئی ثقہ راوی تم سے امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کرے، تو وہ کافی ہے۔ (مناقب للمکی: ص ۳۰۹، طبع بیروت)

- نیز ایک اور روایت میں عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) اصحاب الاوزاعی کو روایت بیان کرنے سے، اس لئے رک گئے کہ ان حضرات نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو حدیث میں کمزور سمجھا تھا۔ فیما اعلم۔ پھر کتاب بند کردی اور فرمایا: کہ

"ما رأیت مثل أبي حنیفة"

میں نے امام صاحبؒ جیسا نہیں دیکھا۔ (کشف الآثار الشریفة: ج ۱: ص ۲۳۸)

غور فرمائیں! اگر ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث میں یتیم یا کمزور ہوتے، تو اصحاب الاوزاعی کے کہنے پر رک جاتے، لیکن انہوں نے جو کیا اور جو کہا، وہ تو روایت میں آپ کے سامنے ہے۔ لہذا ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث میں ثقہ اور بے مثال ہیں۔ واللہ اعلم

- غالباً یہی وجہ ہے کہ جو لوگ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت نہیں لیتے، وہ ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے یہاں تفریط کا شکار ہیں۔ (کشف الآثار الشریفة: ج ۱: ص ۲۳۸)

ان تمام اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ امام عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) امام المسلمین حدیث میں ثقہ، جید الحفظ اور بے مثال ہیں اور ان سے روایت نہ کرنا تفریط کے شکار ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم

نوٹ:

آخیر عمر میں امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو امام ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے ترک نہیں کیا تھا۔ (**دیکھئے ص: ۳۳**)

(۲۲) امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے علم حدیث کا تذکرہ، جب عبدالعزیز بن ابی رزمہؒ (م ۲۰۶ھ) کے سامنے ہوا تو آپؒ نے فرمایا:

قدم الكوفة محدث فقال أبو حنيفة لأصحابه: انظروا هل عنده شيء من الحديث ليس عندنا، قال: وقدم عليهم محدث آخر، فقال لأصحابه مثل ذلك۔

کوفہ میں ایک محدث آئے تو ابوحنیفہؒ نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو ان کے پاس کوئی ایسی حدیث ہے جو ہمارے پاس نہیں، کہتے ہیں: اور ایک اور محدث وہاں آئے جب بھی آپؒ نے اپنے ساتھیوں سے یہی فرمایا۔ (**کشف الآثار الشریفة للحارثی: ج۱: ص ۲۹۴**)

معلوم ہوا کہ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کی کثرت کے حریص تھے۔

(۲۳) ثقہ، امام نضر بن محمد القرشیؒ (م ۱۸۳ھ) فرماتے ہیں کہ

"حدثني الثقة الورع۔۔۔یعنی ابا حنیفة"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، پرہیزگار شخص ہیں۔ (**مناقب للمکی: ص ۱۷۶، طبع بیروت**)

(۲۴) ثقہ، امام، عابد معافی بن عمرانؒ (م ۱۸۶ھ) کہتے ہیں کہ

"كان في ابي حنيفة رحمه الله عشر خصال ما كانت واحدة منها قط في احد الا صار رئيسا في قومه وساد قبيلته الورع والصدق والسخاء والفقه ومداراة الناس والمروة الصادقة والاقبال على ما ينفع وطول الصمت والاصابة بالقول ومعونة اللهفان عدوا كان او وليا"۔

امام ابوحنیفہؒ میں ایسی دس خصلتیں تھیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی میں ہو تو وہ اپنی قوم کا رئیس اور اپنے قبیلے کا سردار ہو جائے، انتہائی پرہیزگاری، سچائی، سخاوت، فقہ، لوگوں کی مدارات، سچی مروت، نفع بخش چیز کی طرف توجہ، طویل خاموشی درست بات، پریشان کی مدد کرنا چاہے وہ دوست ہو یا دشمن۔ یعنی امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) صدوق تھے۔ (**مناقب ابی حنیفة للمکی: ص**

۱۸۵-۱۸۶،طبع بیروت)

(۲۵) مشہور ثقہ، عابد، حافظ الحدیث، امام ابوبکر بن عیاشؒ (م ۱۹۴ھ) فرماتے ہیں کہ

''کل من قال فی ابی حنیفة شیئا یرید نقصه فهو آثم, لانا فلینا امره ظهراً لبطن, فلم نر الا خیرا, لکن الحسد''

جس شخص نے بھی امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جس سے مقصود آپ کی تنقیص ہے تو وہ گنہ گار ہے، اس لئے کہ ہم نے آپ کے معاملہ کو اندر باہر ہر طرح سے ٹٹولا تو سوائے خیر کے کچھ نہیں پایا، لیکن (ان لوگوں کے دل میں) حسد (ہے))۔ **(کشف الآثار الشریفة للحارثی: ج۱:ص۲۱۹)**

- ایک اور روایت میں فرمایا ہے کہ

''ولا تنکروا افضل من فضله الله تعالی''

ان لوگوں کی فضیلت کا انکار مت کرو، جن کو اللہ نے فضیلت بخشی ہے۔ **(ایضاً)**

(۲۶) حافظ حفص بن غیاثؒ (م ۱۹۵ھ) فرماتے ہیں کہ

''سمعت من ابی حنیفة کتبه و آثاره فما رایت اذکی قلباً منه ولا اعلم بما یفسد و یصح فی باب الاحکام منه''

میں نے (امام) ابوحنیفہؒ سے آپ کی کتابیں اور حدیثیں سنیں، پس میں نے آپ سے زیادہ ذکی القلب، اور باب احکام میں صحیح اور غیر صحیح کا آپ سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ **(کشف الآثار الشریفة: ج۱:ص۲۰۷)**

سیاق وسباق سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ذہانت کا تعلق، ضبط حدیث سے ہے۔ واللہ اعلم

- ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ

''کنت اذا سمعت من شیخ حدیثا عرضته علی ابی حنیفة, فیصرف الحدیث مصارفه و یبین لی معناه''

جب بھی میں کسی شیخ سے کوئی حدیث سنتا تو اسے (امام) ابوحنیفہ کے سامنے پیش کرتا، پس وہ اس کی بہترین وضاحت فرماتے اور اس کا معنی مجھ سے بیان فرماتے۔ **(کشف الآثار الشریفة: ج۱:ص۲۰۷)**[۲]

غور فرمائیں! اگر حدیث امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کا میدان نہیں ہوتا، تو ثقہ، ثبت، حافظ حفص بن غیاثؒ (م ۱۷۵ھ) ان سے حدیث کے معنی و تشریح کے سلسلے میں رجوع کرتے؟؟؟

(۲۷) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث، محمد بن خازم، ابومعاویہ الضریرؒ (م ۱۹۵ھ) کہتے ہیں کہ

''ابو حنیفة-کان یصف العدل و یقول به-و بین للناس سبل العلم و طرقه و شرح لهم معانیه و اوضح لهم

مشکلاته فمن یبلغ فی العلم مبلغه او من یهتدی فیه مثل ما اهتدی عظمت منة الله علیه و منته علینا فغفر الله له ذنو به و شکر سعیه''

''قال علی بن اسحاق: فذکرت قول ابی معاویة هذا لحماد بن ابی حنیفة فقال حماد: ابو معاویة منا و الینا''

ابوحنیفہ عدل سے متصف تھے اور منصفانہ بات کرتے، آپ نے لوگوں کے سامنے علم کے راستے اور اس کے طریقے بیان فرمائے، اور اس کے معانی کی شرح کی، اور اس کی مغلق چیزوں کی وضاحت کی، پس علم میں کون آپ کے مقام تک پہنچ سکتا ہے، اور علم میں کون آپ کی طرح راہ پاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا آپ پر اور آپ کا ہم پر عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے گناہوں کو معاف فرمائے، اور آپ کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

علی بن اسحاق کہتے ہیں میں نے ابومعاویہ کا قول حماد بن ابی حنیفہؒ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ابومعاویہ ہم سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۲۷۳**)

- ایک اور روایت میں وہ فرماتے ہیں کہ

''یا اهل الکوفة: رفعکم بالاعمش و بابی حنیفة، یا اهل الکوفة! شرفکم الله بالاعمش و بابی حنیفة رحمة الله علیهما''

اے اہل کوفہ! تمہاری رِفعت اعمش اور ابوحنیفہ کی وجہ سے ہے، اے اہلِ کوفہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اعمش اور ابوحنیفہ کے ذریعہ مشرف کیا ہے، ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۲۷۳**)

معلوم ہوا کہ ابومعاویہ الضریرؒ (م ۱۹۵ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) عادل یعنی ثقہ ہیں۔

(۲۸) ثقہ، حجت، امام سفیان بن عیینہؒ (م ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ

''لم یکن فی زمان ابی حنیفة رضی الله عنه بالکوفة رجل افضل منه و لا اورع و لا افقه منه''

امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں، کوفہ میں ان سے زیادہ افضل، پرہیزگار شخص اور فقیہ کوئی اور نہیں تھا۔

- ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ

''ما رایت احدا اورع من ابی حنیفة رضی الله عنه''

میں نے امام صاحبؒ سے زیادہ پرہیزگار شخص نہیں دیکھا۔ (**مخطوطۃ کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: [Folio] نمبر ۹**، وسندہ حسن، دیکھئے **الدیباجۃ علی سنن ابن ماجۃ للبہرائچی: ج۱: ص ۴۸۱-۴۸۲**)

- تاریخ بغداد میں ابن عیینہؒ کا قول ہے کہ

"ما مقلت عینی مثل ابی حنیفة"

امام سفیان بن عیینہؒ (جنہوں نے امام مالکؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام لیث بن سعدؒ، امام اوزاعیؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کو دیکھا ہے لیکن وہ) کہتے ہیں کہ میری آنکھوں نے امام ابوحنیفہؒ جیسا نہیں دیکھا۔ (**تاریخ بغداد: ج ۱۵: ص ۴۵۹، بتحقیق بشار العواد معروف، مسند امام اعظم بروایت ابن خسرو: ج ۱: ص ۱۶۳**)

- امام سفیان بن عیینہؒ (م ۱۹۸ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت کی ہے۔ (**مسند امام اعظم بروایت ابن خسرو: ج ۱: ص ۲۰۸، ۲۰۹، جامع المسانید: ج ۱: ص ۴۷۱، مسند امام ابی حنیفہ للحارثی: ج ۱: ص ۱۲۴، ص ۴۸۷**)

اور امام ابن عیینہؒ اپنے نزدیک صرف ثقات سے روایت کرتے ہیں۔ (**اتحاف النبیل: ج ۲: ص ۹۶**)

(۲۹) امام عبد الرحمٰن بن مہدیؒ (م ۱۹۸ھ) کہتے ہیں کہ

"کنت نقالا للحدیث، فرایت سفیان الثوری امیر المومنین فی العلماء، و سفیان بن عیینة امیر العلماء، و شعبة عیار الحدیث، و عبد اللہ بن المبارک صراف الحدیث، و یحیی بن سعید قاضی العلماء، و ابو حنیفة قاضی قضاة العلماء، و من قال لک سوی ذلک فارمه فی کناسة بنی سلیم"۔

میں حدیث کو نقل کرنے والا ہوں۔ اور میری رائے میں امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ)، امیر المومنین فی العلماء ہیں۔ امام سفیان بن عیینہؒ (م ۱۹۸ھ)، امیر العلماء ہیں۔ امام شعبہؒ (م ۱۶۰ھ)، عیار الحدیث ہیں۔ عبد اللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ)، صراف الحدیث ہیں۔ یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ)، قاضی العلماء ہیں اور ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، قاضی قضاۃ العلماء ہیں۔ (**کشف الآثار الشریفہ للحارثی: ج ۱: ص ۵۵۵**)

* امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ

"کان وکیع جید الرای فی ابی حنیفة و کان یصفه بالورع و صحة الدین"

(۳۰) امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ)، امام صاحبؒ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے، اور انہیں تقوی وصحتِ دین سے متصف کرتے تھے۔ (**مناقب ابی حنیفة للمکی: ص ۱۷۲، طبع بیروت**)

- ایک اور روایت میں امام وکیعؒ (م ۱۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ

"لقد وجد الورع عن ابی حنیفة فی الحدیث مالم یوجد عن غیره"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے حدیث میں وہ تقوی اور احتیاط پائی گئی، جو ان کے علاوہ دوسروں میں نہیں پائی گئی۔ (مناقب ابی حنیفۃ للمکی: ص ۱۷۲، طبع بیروت)

- امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (دراسات حدیثیۃ متعلقۃ بمن لایروی الا عن ثقۃ للوصابی: ص ۳۷۴)

اور امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ) نے بھی امام صاحب سے روایت لی ہے۔ (سیر: ج ۶: ص ۳۹۴، تہذیب الکمال: ج ۲۹: ص ۴۱۷)

(۳۱) امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت لی ہے۔ (فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص ۱۹۴، کشف الآثار للحارثی: ج ۱: ص ۵۴۳، عقود الجمان للصالحی: ص ۱۵۷، ۱۱۵، تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۵۱) اور آپؒ بھی اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (اتحاف النبیل: ج ۲: ص، ۱۲۳، دراسات حدیثیۃ متعلقۃ بمن لایروی الا عن ثقۃ للوصابی: ص ۳۷۹)

- وہ خود کہتے ہیں کہ

"لا نكذب الله ما سمعنا أحسن من رأي أبي حنيفة، وقد أخذنا بأكثر أقواله"

ہم اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے، ہم نے امام ابوحنیفہؒ سے بہتر رائے نہیں سنی اور ہم نے ان کے اکثر اقوال کو لیا ہے۔

* آگے ابن معینؒ (م ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ

"يذهب فِي الفتوى إِلَى قول الكوفيين ويختار قوله من أقوالهم ويتبع رأيه من بين أصحابه"۔

یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) فتاوی کے سلسلے میں اہل کوفہ کے فتاوی کی طرف جاتے اور علماء کے اقوال میں سے اہل کوفہ کا قول اختیار کرتے اور اس قول کی اپنے اصحاب کے درمیان میں اتباع کرتے (تھے)۔ (تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۵، تذہیب تہذیب الکمال للذہبی: ج ۹: ص ۲۲۱، الکامل لابن عدی: ج ۸: ص ۲۴۰، تاریخ ابن معین بروایت الدوری: رقم ۴۵۶۱)

- ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ

"ليس للناس غنية عن ابی حنيفة فی مسائل تنوبهم ثم قال وكان فی اول امره لم يكن كل ذاك، ثم استعجل امره بعد ذلك وعظم"۔

لوگوں کو ان کے پیش آمدہ مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کے بغیر چارہ نہیں، شروع میں ان کا وہ علمی مقام نہیں تھا، پھر جلد ہی ان کا

بڑا مقام ہو گیا۔ (**کشف الآثار للحارثی: ج۱: ص ۵۴۴، الکامل لابن عدی: ج۴: ص ۳۸۱**)

- عبدالملک بن قریب، ابوسعید الاصمعیؒ (م ۲۱۶ھ) کی روایت میں

"قیل لیحیی بن سعید: کیف تترک رایک و تفتی برای ابی حنیفة؟ فقال و اللہ لو کان الحسن البصری حیا لترک رایه لرائ ابی حنیفة، و انه و اللہ لاعلم ھذہ الامة بما جاء عن اللہ و رسوله"

یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) سے کہا گیا کہ آپ کیسے اپنی رائے کو ترک کر کے امام ابوحنیفہؒ کی رائے پر فتوی دیتے ہیں؟ تو امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ اگر (آج) حسن بصریؒ زندہ ہوتے، تو وہ بھی امام ابوحنیفہؒ کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو ترک کر دیتے اور اللہ کی قسم امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اس امت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ (**نوادر الاصمعی** بحوالہ مقدمۃ کتاب التعلیم لمسعود بن شیبۃ السندی: **ص ۱۳۴**)

* زہیر بن حرب، ابوخیثمہ النسائیؒ (م ۲۳۴ھ) کہتے ہیں کہ

"جلست الی الحسین بن الحسن فحدثنا عن ابی حنیفة باحادیث قال: فقلت اخرج شیوخک انظر فی احادیثھم قال: فقال: لیس شیخ اجل من ابی حنیفة و لا افقه منه، فان کتبت احادیثه و الا فلا تعد الی"

(۳۲) میں الحسین بن الحسن بن عطیہ العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو آپ نے ہم سے امام ابوحنیفہؒ کے واسطے سے احادیث بیان کیں، کہتے ہیں، پس میں نے کہا آپ کے (دوسرے) شیوخ (کی مرویات) کو نکالئے، تاکہ میں ان کی احادیث کو دیکھوں، کہتے ہیں تو انہوں (الحسین بن الحسن) نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ جلالت شان فقاہت میں ان سے بڑھا ہوا کوئی شیخ نہیں ہے، اگر آپ کو امام ابوحنیفہ کی احادیث لکھنا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آئندہ میرے پاس مت آنا۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۵۲۶**)

معلوم ہوا کہ الحسین بن الحسن بن عطیہ العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

(۳۳) صدوق راوی، ابویحیی الحمانیؒ (م ۲۰۲ھ) فرماتے ہیں کہ

"ما رأیت رجلا قط خیرا من أبي حنیفة"

میں نے امام ابوحنیفہؒ سے اچھا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ (**مسند ابی حنیفۃ بروایت ابی نعیم: ص ۲۱**)

(۳۴) ثقہ، حافظ، فاضل، امام یحیی بن آدمؒ (م ۲۰۳ھ) کہتے ہیں کہ

"إن في الحدیث ناسخاً و منسوخاً کما في القرآن، و کان النعمان –أبو حنیفة- جمع حدیث أهل بلده کله،

فنظر إلى آخر ما قبض عليه النبي ﷺ فأخذ منه''

جیسے قرآن میں ناسخ ومنسوخ ہوتا ہے اسی طرح حدیث میں بھی ہوتا ہے، اور نعمانؒ نے اپنے شہر والوں کی حدیثوں کو جمع کیا، پس آخری عمل جس پر نبی اکرم ﷺ نے وفات پائی تھی اسے اختیار کرتے ہیں۔(**کشف الاسرار للبخاری: ج۱: ص۱۶**)[۱]

(۳۵) امام یزید بن ہارونؒ (م **۲۰۶ھ**) کہتے ہیں کہ

---

(۱) اس قول کی سند اگرچہ نہیں ملی، مگر اس کی تائید، حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م **۳۴۰ھ**) کی کتاب ''کشف الآثار الشریفۃ'' کی دیگر روایات سے ہوتی ہے، چنانچہ امام حارثیؒ فرماتے ہیں کہ

حدثنا العباس بن الحمزة، قال: حدثنا محمد بن المهاجر قال: سمعت يحيى بن آدم، يقول: أبو حنيفة اجتهد في العلم اجتهادا لم يسبقه إليه أحد فهداه الله تعالى سبله، و سهل له طرقه و انتفع الخاص و العام بعلمه۔

و قد روى يحيى بن آدم، عن جماعة، عن أبي حنيفة رحمة الله عليه، عن شريك، و أبي بكر بن عياش، و ابن المبارك، و محمد بن الحسن، و قران األسدي، و غيرهم رحمة الله عليهم۔

حدثنا محمد بن الحسن البلخي، قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن شجاع، قال: سمعت يحيى بن آدم، يقول: كانت الكوفة مشحونة بالفقه، فقهاؤها كثيرة مثل ابن شبرمة، و ابن أبي ليلى، و الحسن بن صالح، و شريك، و أمثالهم، و كسدت أقاويلهم عند أقاويل أبي حنيفة، و سير بعلمه إلى البلدان، و قضى به الخلفاء و األئمة و الحكام، و استقر عليه الامر ۔(كشف الآثار: ج۱: ص۳۶۶-۳۶۷)

پہلی سند میں صاحبِ کتاب، امام ابو محمد الحارثیؒ (م **۳۴۰ھ**) صدوق ہیں، جس کی تفصیل پہلے کئی بار گزر چکی، عباس بن حمزۃ، ابوالفضل النیسابوریؒ (م **۲۸۸ھ**) ثقہ، عالم ہیں۔(**تاریخ الاسلام: ج۶: ص۷۶۱، کتاب الثقات للقاسم: ج۵: ص۴۵۱**)، محمد بن المہاجر سے مراد محمد بن المہاجر بن موسی الطالقانی ہے، ان پر اپنی پیدائش سے پہلے وفات پانے والے حضرات سے روایت بیان کرنے کی وجہ سے کذب کی تہمت لگائی گئی ہے، مگر یہ علت کی وجہ سے ان پر کذب کی تہمت ثابت نہیں ہوگی، کیونکہ منقطع ومرسل روایت بیان کرنا جرح نہیں ہے، اور لسان المیزان میں ہے کہ امام ابو احمد الحاکم الکبیرؒ (م **۳۷۸ھ**) فرماتے ہیں کہ ''**حديثه ليس بالقائم رأيته حدث عن مشائخه بأحاديث حدث بها الأكابر يلينون أمره و يذكرون من حديثه ما لا يتابع عليه**''۔(**ج۷: ص۵۳۲، الاسامی والکنی لابی احمد الحاکم: ج۵: ص۲۶۵، واللفظ لہ**)، خلاصہ یہ کہ محمد بن المہاجر بن موسی الطالقانی ضعیف ہے، کذاب نہیں۔

دوسری سند میں محمد بن الحسن البلخیؒ کی توثیق کے لئے دیکھئے **الاجماع: ش۱۴: ص۶۶**، محمد بن شجاع، ابوعبداللہ القاضیؒ (م **۲۶۶ھ**) کی توثیق - انشاء اللہ - اگلے شمارے میں آئے گی، لہذا دوسری سند حسن ہے، نیز پہلی سند اور کشف الاسرار کے قول کو بھی اس سے تقویت ملتی ہے۔

"كان أبو حنيفة تقيا نقيا زاهدا عالما صدوق اللسان احفظ اهل زمانه سمعت كل من أدركته من أهل زمانه يقول إنه ما رأى أفقه منه"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) پرہیزگار شخص تھے، پاکیزہ شخصیت کے مالک تھے، بہت بڑے زاہد اور عالم تھے۔ صدوق تھے، اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ حافظہ والے تھے، میں نے ان کے زمانہ کے ہر اس آدمی جس کو میں نے پایا کہتے ہوئے سنا کہ: ہم نے ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ: ص ۴۸)

- ایک روایت میں کہتے ہیں کہ

"كان ابو حنيفة اماماً من ائمة المسلمين يقتدى له قال ورايته يترحم عليه ويذكره بالفضل"

امام ابوحنیفہؒ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام ہیں، جن کی اقتداء کی جاتی ہے، راوی کہتے ہیں: اور میں انہیں دیکھا کہ وہ (یزید بن ہارونؒ) ان (امام ابوحنیفہؒ) کے لئے رحمت کی دعا کرر ہے ہیں اور ان کی فضیلت بیان کرر ہے ہیں۔ (کشف الآثار مخطوطۃ: [FOLIO] نمبر ۱۶۶)

- ایک جگہ وہ فرماتے ہیں کہ

"أدركت الناس فما رأيت أحدا أعقل، ولا أفضل، ولا أروع، من أبي حنيفة"

میں نے (کئی) لوگوں کو دیکھا، مگر میں نے امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ عقلمند، پرہیزگار شخص اور افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۶۱)

- نیز ثقہ، ثبت، عابد، متقن، حافظ الحدیث، امام یزید بن ہارونؒ (م ۲۰۶ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (اتحاف النبیل: ج ۲: ص ۱۴۷، نیز دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۶: ص ۳۴)

اور امام یزید بن ہارونؒ (م ۲۰۶ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت لی ہے۔ (تہذیب الکمال: ج ۲۹: ص ۴۲۱، سیر: ج ۶: ص ۶۹۴)

(۳۶) مشہور ثقہ، مامون، حافظ، حجت، امام عبداللہ بن داود الخریبیؒ (م ۲۱۳ھ) فرماتے ہیں کہ

"يجب على أهل الإسلام أن يدعوا الله لأبي حنيفة في صلاتهم قال: وذكر حفظه عليهم السنن والفقه"

اہل اسلام پر واجب ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے لئے دعا کریں۔ اور یہ اس لئے کہ انہوں نے سنت، حدیث اور فقہ مسلمانوں کے لئے محفوظ کی ہے۔ (تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۴)

(۳۷) ثقہ، حجت، حافظ، امام ابوعبدالرحمٰن، عبداللہ بن یزید المقرئ (م ۲۱۳ھ)،

"- وکان إذا حدثنا عن أبي حنیفة - قال: حدثنا شاهنشاه"

جب بھی امام ابوحنیفہؒ سے حدیث بیان کرتے، تو کہتے کہ ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے۔(تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۴)

- ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ

"ابو حنیفة شاه مردان رحمة الله علیه"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) شاہ مردان یعنی شاہنشاہ ہیں۔(کشف الآثار مخطوطة: [FOLIO] نمبر ۹، واسنادہ حسن)

(۳۸) ثقہ، امام قبیصۃ بن عقبۃ السوائیؒ (م ۲۱۵ھ) فرماتے ہیں کہ

"کان ابو حنیفة رحمة علیه فی اول امره یجادل اهل الاهواء حتی صار راسا فی ذلک منظورا الیه ثم ترک الجدال ورجع الی الفقه و السنة فصار اماماً فیه"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) شروع میں اہل بدعت سے مناظرے کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اس میں آپ مشہور قائد بن گئے، پھر آپ نے بحث مباحثہ ترک فرما دیا اور فقہ اور سنت کی طرف متوجہ ہو گئے تو اس میں امام ہو گئے۔(کشف الآثار الشریفة: ج ۱: ص ۳۶۵)

یعنی امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے امام تھے۔

(۳۹) ثقہ، ثبت، امام مکی بن ابراہیمؒ (م ۲۱۵ھ) فرماتے ہیں کہ

"کان أبو حنیفة تقیا زاهدا عالما راغباً فی الآخرة صدوق اللسان احفظ اهل زمانه"۔

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) متقی تھے، زاہد اور عالم تھے، آخرت کی طرف راغب تھے، صدوق تھے، اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ حافظہ والے تھے۔(مناقب للمکی: ص ۱۹۰، طبع بیروت، تذہیب تہذیب الکمال: ج ۹: ص ۲۲۱،)

(۴۰) امام ابونعیم، فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) فرماتے ہیں کہ

"کان أبو حنیفة حسن الدین، عظیم الأمانة"

امام ابوحنیفہؒ دین کے اچھے (اور) بڑے امانت دار تھے۔(مناقب ابی حنیفۃ وصاحبیہ للذہبی: ص ۴۱)

- امام ابونعیم، فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔(دراسات حدیثیة متعلقة بمن

لایروی الا عن ثقة للوصابي: ص۳۰۱-۳۰۲)

اور امام ابونعیم، فضل بن دکینؒ (م۲۱۹ھ) نے امام صاحب سے بھی روایت لی ہے۔ (سیر: ج۶: ص ۳۹۳، تہذیب الکمال ۲۹: ص۱۷۴) یعنی امام ابونعیم فضل بن دکینؒ (م۲۱۹ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

(۴۱) امام ابوالحسن العجلیؒ (م۲۶۱ھ) نے ان کو 'الثقات' میں شمار کیا ہے اور کہا:

"النعمان بن ثابت أبو حنيفة كوفي، تيمي من رهط حمزة الزيات و كان خزازًا يبيع "الخز, ويروى عن إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة, قال: نحن من أبناء فارس الأحرار, ولد جدي النعمان سنة ثمانين وذهب جدي ثابت إلى علي وهو صغير فدعا له بالبركة فيه وفي ذريته"۔ (معرفة الثقات للعجلي: رقم ۱۶۹۴)

(۴۲) امام ابوداودؒ (م۲۷۵ھ) فرماتے ہیں کہ

"رحم الله أبا حنيفة كان إماما"

اللہ امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) پر رحم کریں، وہ امام تھے۔ (الانتقاء لابن عبد البر: ص ۳۲)

(۴۳) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث، امام ابوعیسی الترمذیؒ (م۲۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ

وقد عاب بعض من لا يفهم على أهل الحديث الكلام في الرجال وقد وجدنا غير واحد من الأئمة من التابعين قد تكلموا في الرجال منهم۔۔۔ حدثنا محمود بن غيلان حدثنا أبو يحيى الحماني قال سمعت أبا حنيفة يقول ما رأيت أحدا أكذب من جابر الجعفي ولا أفضل من عطاء بن أبي رباح۔

بعض ناسمجھ لوگ، راویوں پر کلام کرنے کی وجہ محدثین پر عیب لگاتے ہیں، حالانکہ ہم نے بہت سے ائمہ تابعین کو پایا ہے کہ انہوں نے تابعین میں سے (بعض) راویوں پر کلام کیا ہے۔۔۔۔ ابویحییٰ الحمانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ (العلل الصغیر للترمذی: ص۷۳۸-۷۳۹)

معلوم ہوا کہ امام ترمذیؒ (م۲۷۹ھ) کے نزدیک بھی، امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) حدیث وجرح وتعدیل کے امام ہیں۔

(۴۴) امام ابن شاہینؒ (م۳۸۵ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) کو 'الثقات' میں شمار کیا ہے۔ (تاریخ اسماء الثقات لابن شاہین: رقم ۱۴۴۱)

(۴۵) صاحب المستدرک، امام ابوعبد اللہ الحاکم الصغیرؒ (م۴۰۵ھ) نے بھی امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) کو "الأئمة الثقات المشهورين من التابعين وأتباعهم ممن يجمع حديثهم للحفظ, والمذاكرة, والتبرك بهم, وبذكرهم من المشرق إلى

الغرب'' میں ذکر کیا ہے۔(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم:ص ۲۴۰،۲۴۵)

(۴۶) امام ابوبکر البیہقیؒ (م۴۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ

وقد تكلم فقهاء الأمصار في الجرح والتعديل فمن سواهم من علماء الحديث: أخبرنا أبو عبد الرحمن: محمد بن الحسين السلمي، حدثنا أبو سعيد الخلال، حدثنا أبو القاسم البغوي، حدثنا محمود بن غيلان المروزي، قال: حدثني الحماني عن أبي حنيفة قال: ما رأيت أحدا أكذب من جابر الجعفي، ولا أفضل من عطاء۔

وحدثنا عبد الحميد الحماني، قال: سمعت أبا سعد الصغاني قام إلى أبي حنيفة، فقال: يا أبا حنيفة، ما تقول في الأخذ عن الثوري؟ فقال: اكتب عنه، فإنه ثقة ما خلا أحاديث أبي إسحاق عن الحارث، وحديث جابر الجعفي۔

مختلف علاقوں کے فقہاء اور ان کے علاوہ دوسرے علماء حدیث نے جرح وتعدیل کی ہے،۔۔۔حمانیؒ امام ابوحنیفہؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا اور عطاءؒ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔۔۔۔عبدالحمید حمانیؒ کہتے ہیں کہ ابوسعد صغانیؒ نے ابوحنیفہؒ سے پوچھا: آپ ثوریؒ سے حدیثیں لینے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ان سے حدیثیں نقل کیا کرو، وہ ثقہ ہیں، سوائے ابواسحق عن الحارث اور جابر جعفی کی حدیث کے۔(دلائل النبوۃ للبیہقی: ج۱: ص ۴۴-۴۵)

(۴۷) حافظ المغرب، امام ابوعمر ابن عبدالبرؒ (م۴۶۳ھ) کہتے ہیں کہ

''الذين رووا عن أبي حنيفة ووثقوه وأثنوا عليه أكثر من الذين تكلموا فيه''

جن لوگوں نے امام صاحبؒ سے روایت کیا اور ان کو ثقہ قرار دیا ہے، وہ ان لوگوں سے زیادہ ہیں، جنہوں نے امام صاحبؒ پر کلام کیا ہے۔(جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر: ج۲: ص ۱۰۸۲)

(۴۸) مفسر، فقیہ، الامام الکبیر ابوالمظفر الاسفرائینیؒ (م۴۷۱ھ) کہتے ہیں کہ

''وكتاب الفقه الأكبر الذي أخبرنا به الثقة بطريق معتمد وإسناد صحيح عن نصير بن يحيى عن أبي مطيع عن أبي حنيفة''

اور کتاب الفقہ الاکبر جسے ہم سے بیان کیا ہے ثقہ نے طریق معتمد اور سند صحیح سے، وہ روایت کرتے ہیں نصیر بن یحییٰ سے، وہ ابومطیع سے اور وہ امام ابوحنیفہؒ سے۔(التبصير في الدين وتمييز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين: ص ۱۸۴)

یہ کلام صریح ہے کہ امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) اور سند کے دیگر روات، ان کے نزدیک ثقہ ہیں۔

(۴۹) صدوق، امام شمس الائمۃ، امام سرخسیؒ (م۴۸۳ھ) فرماتے ہیں کہ

''كان أعلم أهل عصره بالحديث ولكن لمراعاة شرط كمال الضبط قلت روايته''

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، اپنے زمانے میں سب سے زیادہ حدیث کو جاننے والے تھے۔لیکن ضبط کے اعلیٰ درجہ کی شرط کی حفاظت کی وجہ سے، ان کی روایت کم ہوگئی۔(**اصول السرخسی:ص ۳۵۰**)

(۵۰)　**ملک العلماء**، امام علاء الدین الکاسانیؒ (م ۵۸۷ھ) نے کہا:

''كان من صيارفة الحديث, وكان من مذهبه تقديم الخبر, وإن كان في حد الآحاد على القياس بعد أن كان راويه عدلا ظاهر العدالة''

وہ حدیث کی پرکھ رکھنے والے ماہرین میں سے تھے، اوران کا مذہب حدیث کو قیاس پر مقدم رکھنا تھا، چاہے وہ حدیث خبر واحد کے قبیل سے ہو، جبکہ اس کا راوی ظاہری طور پر عادل ہو۔(**البدائع الصنائع: ج۵:ص ۱۸۸**)

(۵۱)　حافظ مجد الدین ابن الاثیر الجزریؒ (م ۶۰۶ھ) فرماتے ہیں کہ

''كان عالماً عاملاً, زاهداً, عابداً, ورعاً, تقياً, إماماً في علوم الشريعة مرضياً''

آپؒ عالم باعمل، زاہد، عابد، انتہائی پرہیزگار، متقی، علوم شرعیہ میں امام اور پسندیدہ شخص تھے۔(**جامع الاصول لابن الاثیر: ج ۱۲:ص ۹۵۲**)

یعنی امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، ان کے نزدیک حدیث کے بھی امام تھے، والحمد للہ علی ذالک۔

(۵۲)　صاحب مشکاۃ المصابیح، امام ولی الدین التبریزیؒ (م ۷۴۱ھ) کہتے ہیں کہ

''فانه كان عالماً عاملاً ورعاً زاهداً عابداً اماماً فی علوم الشريعة''

اس لئے کہ امام صاحبؒ عالم تھے، عامل تھے، متقی تھے، زاہد تھے، عبادت گزار تھے اور علوم الشریعۃ [یعنی قرآن وحدیث] کے امام تھے۔(**الاکمال فی اسماء الرجال للتبریزی: ص ۱۲۱**)

معلوم ہوا کہ امام ولی الدین التبریزیؒ (م ۷۴۱ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے امام تھے۔

(۵۳)　حافظ ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں کہ

''لم ينازع في ذلك أحد من أئمة المسلمين الذين لهم في الأمة لسان صدق من الصحابة والتابعين لهم بإحسان, والفقهاء المشهورين كمالك وأبي حنيفة والثوري والأوزاعي والليث بن سعد والشافعي وأحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه۔۔۔''۔(منہاج السنۃ: ج ۳:ص ۱۱۵)

* ایک اور مقام پر حافظ ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں کہ

''أئمة أهل الحديث والتفسير والتصوف والفقه، مثل الأئمة الأربعة وأتباعهم''۔ (ج ۲: ص ۱۰۵)

* ایک جگہ کہتے ہیں کہ

''وأما الصحابة والتابعون وأئمة الإسلام المعروفون بالإمامة في الدين، كمالك والثوري والأوزاعي والليث بن سعد والشافعي وأحمد وإسحاق وأبي حنيفة وأبي يوسف''۔ (ج ۲: ص ۳۱۶)

* ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

''فقد جاء بعد أولئك في قرون الأمة من يعرف كل أحد ذكاءهم وزكاءهم مثل: سعيد بن المسيب۔۔۔ ومن بعد هؤلاء مثل مالك بن أنس وحماد بن زيد وحماد بن سلمة والليث [بن سعد] والأوزاعي وأبي حنيفة وابن أبي ليلى وشريك وابن أبي ذئب وابن الماجشون ومن بعدهم مثل يحيى بن سعيد [القطان] وعبد الرحمن بن مهدي ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن القاسم وأشهب بن عبد العزيز وأبي يوسف ومحمد [بن الحسن]۔۔۔''۔ (ج ۲: ص ۸۴)

معلوم ہوا کہ حافظ ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)،

* تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کے امام ہیں۔
* بلکہ اسلام کے ائمہ میں سے ہیں، جن کی دین میں امامت مشہور و معروف ہیں۔
* صدوق، ذہین اور متقی امام ہیں۔

(۵۴) حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ)، تہذیب الکمال کے اختصار یعنی تذہیب تہذیب الکمال میں کہتے ہیں کہ

''قد أحسن شيخنا أبو الحجاج حيث لم يورد شيئًا يلزم منه التضعيف''

ہمارے شیخ ابوالحجاج المزیؒ نے یہ بہت اچھا کیا کہ انہوں نے (امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں) کوئی ایسا قول نقل نہیں کیا جس سے آپ کا ضعیف ہونا لازم آئے۔ (ج ۹: ص ۲۲۵)

معلوم ہوا کہ حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

(۵۵) مشہور حافظ الحدیث، امام، محدث علاء الدین الماردینیؒ (م ۷۵۰ھ) فرماتے ہیں کہ

''وان تكلم فيه بعضهم فقد وثقه كثيرون''

اگرچہ بعض حضرات نے امام صاحبؒ پر کلام کیا ہے، لیکن تحقیق یہ ہے کہ اکثر حضرات نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کو ثقہ

قرار دیا ہے۔(**الجوہر النقی مع السنن الکبری للبیہقی: ج۸: ص ۲۰۳**)

(۵۶)　حافظ ابن القیمؒ (م۷۵۱ھ) فرماتے ہیں کہ

''وأما طريقة الصحابة والتابعين وأئمة الحديث كالشافعي والإمام أحمد ومالك وأبي حنيفة وأبي يوسف والبخاري وإسحاق۔۔۔۔''۔(**اعلام الموقعین: ج۲: ص۲۰۹**)

معلوم ہوا کہ حافظ ابن القیمؒ (م۷۵۱ھ) کے نزدیک بھی امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) حدیث کے امام ہیں۔

(۵۷)　حافظ ابن کثیر الدمشقیؒ (م۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ

''فهذا أبو حنيفة رحمه الله وهو من الأئمة المعتبرين۔۔۔''۔(**البدایۃ والنہایۃ: ج۸: ص۵۸۵**)

*　ایک اور مقام حضرتؒ پر فرماتے ہیں کہ

''الإمام أبو حنيفة، واسمه النعمان بن ثابت التيمي، مولاهم الكوفي فقيه العراق، وأحد أئمة الإسلام، والسادة الأعلام، وأحد أركان العلماء، وأحد الأئمة الأربعة أصحاب المذاهب المتبعة، وهو أقدمهم وفاة; لأنه أدرك عصر الصحابة، ورأى أنس بن مالك، قيل: وغيره''۔(**البدایۃ والنہایۃ: ج۱۳: ص۴۱۶**)

یعنی حافظ ابن کثیرؒ (م۷۷۴ھ) کے نزدیک بھی امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) ثقہ، تابعی، امام، فقیہ اور أئمة الإسلام، والسادة الأعلام میں سے ہیں۔

(۵۸)　ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث، امام عبد القادر القرشیؒ (م۷۷۵ھ) کہتے ہیں کہ

''الاسناد اسناد صحيح و ابو حنيفة ابو حنيفة''

اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) تو ابوحنیفہ ہیں۔(**الحاوی للقرشی: ج۱: ص۳۲۶**)

(۵۹)　مشہور امام، محدث، کمال الدین البابرتیؒ (م۷۸۶ھ) نے فرمایا کہ

''كان ابو حنيفة رحمه الله اماما صادقا۔۔''

ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ)، صدوق امام ہیں۔(**النكت الظريفة للبابرتی بتحقيق الدكتور بلة الحسن عمر: ص۳۱**)

(۶۰)　مشہور مؤرخ، ابن خلدونؒ (م۸۰۸ھ) فرماتے ہیں کہ

''ويدلّ على أنّه من كبار المجتهدين في علم الحديث اعتماد مذهبه بينهم والتّعويل عليه واعتباره ردّا وقبولا''

محدثین کے درمیان آپ کے مذہب پر اعتماد کیا جانا، اس پر بھروسہ کرنا اور ردو قبول کے حساب سے اس کا اعتبار کیا جانا یہ دلالت کرتا ہے کہ علم حدیث میں آپ کبار مجتہدین میں سے ہیں۔ **(تاریخ ابن خلدون: ص ۵۶۲)**

(۶۱) محدث امام، بدر الدین عینیؒ (م ۸۵۵ھ) نے امام صاحبؒ کو ثقہ قرار دیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ

وأما قول الدارقطني: هكذا رواه أبو حنيفة، ووهم في موضعين غير صحيح ولا مسلم، لأن محمدا - رَحِمَهُ اللَّهُ - رواه في "الآثار" عن أبي حنيفة - رَحِمَهُ اللَّهُ - عن عبيد الله بن أبي زياد عن أبي نجيح، عن عبد الله بن عمرو، به، وليس فيه وهم، وبهذا أيضا سقط كلام ابن القطان حيث نسب الوهم إلى محمد بن الحسن وأما قوله: والثاني في رفعه والصحيح موقوف، فمردود أيضا لأن رفع الثقات صحيح ولا سيما مثل هذا الإمام۔ (البناية: ج ۱۲: ص ۲۲۹، نیز دیکھئے نخب الافکار: ج ۴: ص ۱۰۳)

(۶۲) امام کمال الدین ابن الہمامؒ (م ۸۶۱ھ) نے بھی امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو ثقہ قرار دیا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

''رواها مسلم زيادة في حديث إذا كبر الإمام فكبروا وقد ضعفها أبو داود وغيره، ولم يلتفت إلى ذلك بعد صحة طريقها وثقة راويها، وهذا هو الشاذ المقبول، ومثل هذا هو الواقع في حديث من كان له إمام فقراءة الإمام له قراءة''۔ (فتح القدير: ج ۱: ص ۳۴۱، ۳۳۸)

(۶۳) ثقہ، حافظ، امام قاسم بن قطلو بغاؒ (م ۸۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ

''الإمام أبو حنيفة إمام الأيمة، إمام قدره كبير وفضله غزير، المعروف بالورع والتقوىٰ، والموصوف بترک التعصب والهوىٰ، السالک لمسالک الفضل، المتمسک بصحة النقل، أول إمام ألف كتب الفقه فى الإسلام، وجمع فيها أحكام الحلال والحرام، وبوّبه أبواباً فهو كالمصباح، هادٍ إلى الرشد والفلاح والصلاح فمناقبه جمة، وفضائله شايعة فى الأمّة، أصبح صيته فى العالمين مشهوراً، وجنابه بالعلم والعمل معموراً، خص بأشرف المناقب، وأعلا المراتب وكأن مجلسه الحجة والبرهان محفوف و(بالهيبة) والوقار مكفوفاً، كان علِيَّ المراتب، غزير المناقب مصباح زاهر فى الظلمة، وبدر عَلِيٌّ بين الأمة، إن ذكر فى التفسير فهو فيه متقدم، أو ذكر الفقه فهو فيه متحكم أو ذكرت الأصول فهو فيها متكلم أو ذكر الأدب وما يتعاطىٰ من كلام العرب فهو فى علمه مصمم فلسانه كأنه خلق للفصاحة وجبهته للصباحة، كان فى القرآءة كأُبي، وفى القضاء كعلي، وفى الحديث كابن عمر، وفى الهدي بدر زهر، وفى الفرائض زيد بن ثابت، إمام الأيمة رباني الأُمة، استنار ذكره فى الأمصار، استنارة

الشمس والنهار، فهو صَيرفِيُّ الحديث، ينقد الطيب من الخبيث، قِيسَ في الزهد والعلم بالحسن البصري، أو بالبحر إذا يجري، قام بإحياء الدين ونصره، دون أهل عصره، و(ذب) عن حريم الدين والملة، بسيفي الكتاب والسنة، حين برز الشيطان بجنوده، وافتخر بكثرة أهله وعديده، حتى أظهر السنة من بعد ما اختلفت، وأقام قواعد الدين من بعد ما (عفَتْ) فهو إمام أيمة الإسلام، في الكوفة والبصرة ودار السلام، عليه الرحمة من الملك السلام''۔(مخطوطة مناقب الامام ابو حنيفة للقاسم بن قطلو بغا)

یہ عبارت صریح ہے کہ حافظ قاسم بن قطلو بغاؒ (م ۸۷۹ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، امام اور کثیر الحدیث ہیں۔

(۶۴) مشہور امام، حافظ صفی الدین الخزرجیؒ (م بعد ۹۲۳ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے بارے میں کہا کہ

''وثقه ابن معين وقال ابن المبارك ما رأيت في الفقه مثل أبي حنيفة وقال مكي أبو حنيفة أعلم أهل زمانه وقال القطان لا نكذب الله ما سمعنا أحسن من رأي أبي حنيفة قال ابن المبارك ما رأيت أورع منه''۔

ابن معینؒ نے ان کی توثیق کی ہے، ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں نے فقہ میں ابوحنیفہ جیسا نہیں دیکھا، مکیؒ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے، قطانؒ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے جھوٹ نہیں بولتے ہم نے ابوحنیفہ سے بہتر رائے کسی کی رائے نہیں سنی، ابن المبارکؒ کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ متقی نہیں دیکھا۔(خلاصہ تہذیب تہذیب الکمال: ص ۴۰۲)

(۶۵) امام عبدالوہاب الشعرانیؒ (م ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں کہ

''سند: أبو حنيفة، عن عطاء، عن ابن عباس، كما ذكر سند: مالك، عن نافع، عن ابن عمر، حين ما تعرض لبيان أسانيد المجتهدين في الكتاب والسنة''۔(المیزان الکبری للشعرانی: ج ۱: ص ۱۹۵)

* اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ

''فرايته لا يروى حديثا الا عن خيار التابعين العدول الثقات الذين هم من خير القرون بشهادة رسول الله ﷺ۔۔۔فكل الرواة الذين هم بينه وبين رسول ﷺ عدول ثقات اعلام اخيار ليس فيهم كذاب ولا متهم بكذب''

پس میں دیکھتا ہوں کہ آپ عادل، ثقہ اور بہترین تابعین، جو رسول اللہ ﷺ کی گواہی کے بموجب خیر القرون ہیں، سے ہی حدیث روایت کرتے ہیں، لہذا رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے درمیان جتنے بھی روات ہیں تمام عادل، ثقہ، نامور اور بہترین ہیں، ان میں سے کوئی بھی کذاب یا متہم بالکذب نہیں ہے۔(المیزان الکبری: ج ۱: ص ۲۳۱)

لہذا امام عبدالوہاب الشعرانیؒ (م ۹۷۳ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے شیوخ، دونوں ہی ثقہ ہیں۔

(۶۶) صاحب کشف الخفاء، مشہور محدث اسماعیل العجلونیؒ (م ۱۱۶۲ھ) نے کہا:

''فهو رضی الله عنه حافظ حجة فقيه''۔ (عقد الجوہر الثمین للعجلونی: ص ۲۰)

(۶۷) صاحب کشف الاستار عن رجال معانی الآثار، محدث ابوتراب، رشد اللہ شاہ راشدی سندھیؒ (م ۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

''النعمان: غير منسوب، عن موسى بن أبي عائشة، وعنه يعقوب، هو ابن ثابت الكوفي، أبو حنيفة الإمام الأعظم، ثقة، ثبت، فقيه، مشهور، رضي الله تعالى عنه''۔ (کشف الاستار عن رجال معانی الآثار: ص ۱۰۸)

(۶۸) مشہور فقیہ، محدث العصر، شیخ عبدالعزیز ابن بازؒ (م ۱۴۲۰ھ) تقریب التہذیب میں موجود امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے ترجمہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''نقل في تهذيب التهذيب عن جمع من الائمة توثيقه و الثناء عليه، و لم ينقل عن احد منهم تضعيفه''

تہذیب التہذیب میں ائمہ کی ایک جماعت سے آپ کی توثیق اور آپ کی ثنا نقل کی گئی ہے، جبکہ ان میں سے کسی سے بھی آپ کی تضعیف نہیں نقل کی گئی۔ (النکت علی تقریب التہذیب: ص ۱۷۸-۱۷۹)

یعنی محدث العصر، شیخ عبدالعزیز ابن بازؒ (م ۱۴۲۰ھ) بھی امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو ثقہ مانتے ہیں۔

یہ مختصر حوالے ہیں، جن سے ائمہ محدثین، ائمہ جرح و تعدیل وعلماء کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کا حدیث میں صدوق، ثقہ، ثبت، حافظ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

یاداشت

AL IJMA FOUNDATION YOUTUBE CHANNEL :

https://www.youtube.com/alijmaorg

YouTube **SUBSCRIBE :**

https://www.youtube.com/c/alijmaorg?sub_confirmation=1Alijma

WEBSITE : www.alijma.com

AL IJMA TWITTER : @alijmaofficial

FACEBOOK : https://m.facebook.com/alijmaOfficial/

AL IJMA EMAIL : Info@alijma.com

WHATSAPP : +91 8097867973

AL IJMA CONTACT : +91 9987925955

FOR MORE YouTube **VIDEOS VISIT:**

https://www.youtube.com/alijmaorg

E-mail : khan810619@gmail.com

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

ALIJMA FOUNDATION